REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-R.N.61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP.23.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۴۴

شمارہ ۱-۲

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:
بذریعہ ہوائی ڈاک:
۲۰ پاؤنڈ یا ۳۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:
دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۰/۱۲ شعبان ۱۴۱۵ ہجری — ۵/۱۲ صلح ۱۳۷۴ ہش — ۵/۱۲ جنوری ۱۹۹۵ء

اخبار احمدیہ

لندن ۱۰ جنوری (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر آن حضور انور کی تائید و نصرت فرمائے اور حامی و ناصر ہو۔ آمین

⁂

کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کی رُو سے جھوٹا نہیں

کلمات طیبات سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام

منجملہ ان اصولوں کے جن پر ہم کو قائم کیا گیا ہے ایک یہ ہے کہ خدا نے ہمیں یہ اطلاع دی ہے کہ دنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں اور استحکام پکڑ گئے ہیں اور ایک حصہ دنیا پر محیط ہو گئے ہیں اور عمر پا گئے ہیں اور ایک زمانہ ان پر گزر گیا ان میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کی رُو سے جھوٹا نہیں اور نہ ان نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے۔"

"یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا ہے اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت و عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔" (پیغام صلح ص)

نوٹ:۔ مذکورہ اقتباسات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے افتتاحی خطاب کے آخر میں پیش فرمائے۔ (ادارہ)

خلاصہ افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ قادیان ۲۶ دسمبر ۱۹۹۴ء

ہندوستانی احمدی ہندوستان میں قیام امن کی کوششیں کریں

میں یقین دلاتا ہوں کہ تمام عالمگیر جماعت احمدیہ ہندوستان میں قیام امن کی کوششوں میں آپ کے ساتھ ہوگی

از سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بمقام محمود ہال — لندن

لندن (ایم۔ ٹی۔ اے) تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان ہے کہ آج پھر ہم قادیان کے جلسے میں شرکت کے لئے یہاں مسجد بیت الفضل لندن میں حاضر ہوئے ہیں اور اس جلسے میں دنیا بھر کی جماعتوں کی شرکت مختلف پہلوؤں سے شامل ہے اوّل تو قادیان میں بھی مختلف ممالک کے احباب جن کو خدا نے توفیق عطا فرمائی ہے مقدس مقامات کی زیارت اور پاک ماحول میں بیٹھ کر نیکی کی باتیں سننے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں اور دوسرے اس عالمی انتظام کے ذریعے جس کو ہم مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کہتے ہیں، آج بلا شبہ دنیا کے ہر براعظم میں ہر طرف اس جلسے کی آواز گونج رہی ہے اور اس انتظام میں غیر احمدی اور غیر مسلم سب شامل ہیں۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے پروگرام بہت مقبول ہو رہے ہیں چنانچہ بعض عیسائی اور مسلمان ممالک کی کمپنیوں نے ہم سے اجازت مانگی ہے کہ انہیں ایم ٹی اے کے پروگراموں کو نشر کرنے کی اجازت دی جائے۔ حضور نے فرمایا اس لحاظ سے قادیان کا بابرکت جلسہ دراصل کل عالم کا جلسہ ہے۔

حضور نے فرمایا امسال کثرت سے نومبائعین قادیان کے جلسے میں شامل ہیں اس طرح پنجاب میں جو جماعتیں قائم ہوئی ہیں وہاں سے بھی بھاری نمائندگی ہے۔

حضور نے فرمایا جلسہ کی مبارکباد دینے کے لئے حکومت ہند کے وزیر خارجہ جناب آر ایل بھاٹیہ اور معزز سکھ لیڈر بابا ٹھاکر سنگھ صاحب اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ تشریف لائے حضور نے فرمایا میں عالمگیر جماعت احمدیہ کی طرف سے ان دونوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں حضور نے بابا ٹھاکر سنگھ جی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا پنجاب کے تمام معزز مذہبی لیڈروں میں ان کو ایک غیر معمولی عزت کا مقام حاصل ہے۔ ان کی نیکی اور تقویٰ کا سکھوں پر بہت اثر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات جلسہ کی غرض و غایت اور اہمیت و برکت سے متعلق پڑھ کر سنائے۔ حضور نے فرمایا۔ آج بھی قادیان میں جو مختلف ممالک سے مہمان حاضر ہوئے یا ہندوستان کے مختلف گوشوں سے آئے ہوئے ہیں وہ سارے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک نشان ہیں۔ حضور نے فرمایا امسال جلسہ سالانہ کے مہمانوں میں جو کمی آئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کے مہمانوں کے آنے کے رستے میں روکیں پیدا کی گئی ہیں تفصیل تو بیان کرنا مناسب نہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ظلم (باقی ص ۱۲ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:۔ نگران بورڈ بدر قادیان

قادیان دارالامان میں

دعاؤں ذکر الٰہی اور محبت و رواداری کے ایمان افروز ماحول میں
۱۰۳ ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

● حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور افتتاحی و اختتامی خطابات
● پرچم کشائی ● علماء سلسلہ کی پُر مغز ربانی تقاریر ● وزیر خارجہ حکومت ہند جناب آر. ایل. بھاٹیہ اور معزز سکھ لیڈر بابا ٹھاکر سنگھ جی کی آمد ● کئی معززین کیطرف سے مبارکبادیوں کے پیغامات ● ہندوستان بھر سے نومبائعین کی شمولیت کے علاوہ ۱۷ ممالک کے پانچ ہزار نمائندگان کی شرکت

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ مرکز احمدیت قادیان میں ۱۰۳واں جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۹۴ء کو منعقد ہو کر دعاؤں ذکر الٰہی ربانی باتوں اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں کے سائے تلے تائید و نصرت الٰہی کے نظارے کو دیکھتے ہوئے نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کی خاص بات یہ رہی ہے کہ دو ایام یعنی ۲۶ ؍ اور ۲۸ ؍ کے دوسرے اجلاسات میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افتتاحی و اختتامی خطاب براہ راست لندن سے ایم۔ ٹی اے کے ذریعہ جلسہ سالانہ قادیان کے لئے ٹیلی کاسٹ کئے گئے۔ (ان ہر دو خطابات کا خلاصہ دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں)

نمائندگی:- امسال بھارت سمیت دنیا کے ۱۷ ممالک سے ۵۰۰۰ احمدیت کے پروانے مرکز احمدیت میں روحانی ماحول سے استفادہ کے لئے جمع ہوئے ممالک کے نام یہ ہیں:-

پاکستان۔ بنگلہ دیش۔ نیپال۔ بھوٹان یو۔ کے۔ جرمنی۔ کینیڈا۔ امریکہ۔ انڈونیشیا ماریشس۔ ڈنمارک۔ نیوزی لینڈ۔ ملیشیا۔ فرانس۔ سنگاپور۔ کئی جماعتیں باقاعدہ بسیں بک کروا کر قادیان تک آئیں۔

امسال پاکستان سے نہ آنے والے قافلہ کی کمی محسوس کی گئی۔ پاکستان سے قافلے نہ آنے کی خبر سن کر اکثر غیر مسلم بھائی بھی بہت افسردہ ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ بعض روکوں کی وجہ سے جن کا ذکر کرنا اس موقع پر ضروری نہیں پاکستانی احمدی بھائی جلسہ پر نہیں آسکے اگرچہ اجازت تھی لیکن باوجود اس کے بعض ایسی روکیں کھڑی کر دی گئیں جن کے ہوتے ہوئے شرفاء کا سفر کرنا ممکن نہیں تھا۔ امسال کے جلسہ کی ایک خاص بات یہ رہی کہ کثرت سے نومبائعین جلسہ میں شریک ہوئے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ آئندہ سالوں میں اپنے فضل سے ان روکوں کو دور فرما دے۔

پروگرام جلسہ گاہ:- ۲۶ ؍ دسمبر کو پہلے روز ٹھیک دس بجے احمدیہ گراؤنڈ نزد مسجد ناصر آباد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ ساتھ ہی مستورات کا جلسہ گاہ بھی بنایا گیا تھا۔ ہر دو جلسہ گاہ نہایت خوبصورت سجائے گئے تھے۔ لاؤڈ سپیکروں کا عمدہ انتظام تھا۔ جلسہ گاہ میں مختلف جگہوں تبلیغی و تربیتی عبارات پر مشتمل بینرز لگائے گئے تھے۔ کرسیوں کا معقول انتظام تھا۔ اسی طرح غیر اردو دان احباب کے لئے انگریزی ملیالم۔ بنگالی۔ تامل اور انڈونیشیا میں ساتھ کے ساتھ رواں ترجموں کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ جو جدید الیکٹرانک آلات کی مدد سے سٹیج کے دائیں جانب پہلے سے تعمیر شدہ پانچ کیبنوں سے نشر کیا جا رہا تھا۔

پہلے روز کے افتتاحی اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے فرمائی۔ آپ پہلے فلیگ پوسٹ پر تشریف لے گئے اور لوائے احمدیت کو لہرایا لوائے احمدیت جو اسلام کی سربلندی و عظمت کی ایک نشانی ہے فضا میں نہایت شان سے لہرانے لگا ساتھ ہی فلیگ پوسٹ کے چاروں کونوں پر چار خدام نے لوائے احمدیت کے پہرہ کی ڈیوٹی سنبھال لی اور وہ نہایت باوقار رنگ میں لوائے احمدیت کی پاسبانی کے لئے کھڑے ہو گئے فضائے جلسہ گاہ مختلف اسلامی نعروں کی فلک بوس آوازوں سے گونجنے لگی اور احباب زیر لب ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم کی قرآنی دعا پڑھتے رہے۔ اور ساتھ ہی سٹیج سے مکرم ناصر علی عثمان اور ان کے ساتھیوں نے ترانہ پڑھا

محمد کا پرچم لہراتا چلا جا
صداقت کا ڈنکا بجاتا چلا جا

محترم صدر اجلاس کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے تلاوت قرآن مجید کی اور عزیز ابن شفیق متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہ محترم صاحبزادہ صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا آپ نے جلسہ سالانہ کی اغراض و مقاصد اور شرکاء جلسہ کے لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں پڑھ کر سنائیں ساتھ ہی قادیان میں S.T.D کا انتظام ہو جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا آپ نے فرمایا کہ S.T.D کے افتتاح کے لئے سرکاری انتظامیہ نے جماعت کو مدعو کیا چنانچہ سب سے پہلے دعا کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے S.T.D کے ذریعہ رابطہ کیا گیا اور پھر حضور انور نے میرے گھر فون کیا محترم امۃ القدوس صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فون اٹھایا۔ حضور سے عرض کیا گیا کہ اس سال جلسہ کی حاضری گزشتہ سال کی نسبت کم ہے۔ حضور انور نے فرمایا تاریخ احمدیت شاہد ہے کہ سن ۱۸۹۴ء کے جلسہ سالانہ میں بھی حاضری کم ہو گئی تھی گویا تاریخ دہرائی جا رہی ہے۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے "توحید الٰہی اور وحدت انسانی" کے عنوان پر کی آپ نے قرآن مجید و احادیث، وید گیتا۔ بائبل۔ گورو گرنتھ صاحب اور دیگر مذہبی کتب کے حوالہ جات پیش فرمائے۔

دوسری تقریر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب (سابق صدر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی و امیر صوبائی آندھرا) نے بعنوان "نشان کسوف و خسوف سائنس کی روشنی میں" فرمائی۔

اجلاس کی آخری تقریر حافظ مظفر احمد صاحب نے "احمدیت نے دنیا کو کیا دیا؟" کے عنوان پر کی۔ تقاریر کے دوران ناصر علی صاحب عثمان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

ترنم سے پڑھی۔

۲۶ ؍ دسمبر کا دوسرا اجلاس مکرم سید فضل احمد صاحب صوبائی امیر بہار کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید قاری نواب احمد صاحب معلم حافظ کلاس نے کی اور ڈاکٹر رفیق احمد صاحب گجراتی اور ان کے ساتھیوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ پیش کیا اور آخر میں رفیق صاحب نے ہی اردو ترجمہ بھی سنایا۔ محترم ڈاکٹر رشید اعظم صاحب ماہر نفسیات و ناظم تربیت نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ U.S.A نے اپنے تاثرات بیان کئے جس کے بعد مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی خطاب سنا گیا

۲۶ ؍ دسمبر کی رات سے ہی ہلکی ہلکی بارش خدا کی رحمت کی شکل میں نازل ہوئی اس طرح ۲۷ ؍ اور ۲۸ ؍ دسمبر کے چاروں اجلاس (باقی صفحہ ۱۵ پر)

دعوۃ الی اللہ کیلئے جتنی محنت درکار ہے ابھی جماعت میں اس محنت کے درجے میں کچھ کمی ہے

اب یہ وقت نہیں رہا ہے کہ کچھ تو کام کریں اور کچھ سیریں کرتے ہوئے ان کام کے نظاروں سے لطف اٹھائیں اب تو سب کو زیادہ لطف اُٹھانے ہیں اور اپنی محنت کو پھلتے پھولتے دیکھ کر اس رشتے سے لطف اُٹھانا ہے جو ایک خالق کو اپنی مخلوق سے ہے ـــــــــــ !

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہزارہا **ہندوستان اور دیگر ممالک کے** باشندے قادیان میں مسجد اقصیٰ میں جلسہ سالانہ قادیان کے آخری خطاب کو سننے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں یہ جلسہ اس سے پہلے باہر ہوا کرتا تھا لیکن مسلسل بارش کی وجہ سے کوئی اور چارہ نہ رہا سوائے اس کے کہ مسجد اقصیٰ میں یہ جلسہ منعقد کیا جاتا فرمایا آج جب میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اس جلسے کی تعداد کیا تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں ۱۸۹۴ء میں قادیان میں منعقد ہوا تھا وہ تعداد تو نہ ملی مگر بارش کی حکمت سمجھ آ گئی کیونکہ اس وقت بھی ۱۸۹۴ء میں مسجد اقصیٰ میں ہی جلسہ ہوا تھا پس اللہ تعالیٰ عجیب طریق پر بعض مشاہدات کو زندہ کرتا ہے اور سامنے لاتا ہے پس یہ بارش بھی آپ کے لئے بہت مبارک ہو جس نے آج آپ کو اس مسجد میں اسی مقام میں اسی فضا میں اکٹھا کر دیا ہے جس مسجد میں جس مقام پر جس فضا میں آج سے ۱۰۰ سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں ۱۸۹۴ء کا یہ جلسہ منعقد ہوا تھا۔

قادیان میں بہت دور دور سے بھی لوگ تشریف لائے ہوئے ہیں غیر ملکوں کے علاوہ ہندوستان کے مختلف کونوں سے بھی تشریف لائے ہیں جہاں تک باہر کے ملکوں کا تعلق ہے دور سے آنا محض فاصلے کے لحاظ سے دوری ہے سہولتوں کے اعتبار سے وہ کوئی بہت دور کے فاصلے نظر نہیں آتے نہایت اعلیٰ انتظام ہوائی جہاز کے ذریعہ سواروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا ہے۔ اس پہلو سے بعید ترین جگہ بھی ہو تو ۲۴ گھنٹے کے اندر انسان سہولت سے وہاں پہنچ جاتا ہے۔ اور پھر ہر قسم کے انتظام موجود ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دجال کے گدھے کی تصویر کھینچی تھی وہ بعینہ اس نظام پر صادق آتی ہے جو آج دنیا میں جاری ہے لیکن جب بات کرتے ہیں کہ ہندوستان کے اندر سے بھی دور دور سے لوگ آئے ہیں تو بعض ایسے ہیں جن کو تین دن تک مسلسل گاڑیوں میں سفر کرنا پڑتا ہے۔ مناسب سہولتیں نہیں ہیں یہ وہ سفر ہے جو ہندوستان کی جماعتوں نے اختیار کیا ہے اور اخراجات بھی ان کی توفیق سے بہت بڑھ کر ہیں بعض لوگ اس سفر کے لئے بھی قرضے لیتے ہیں اور پھر سارا سال مشکل سے وہ قرضے ادا کرتے ہیں۔

پھر کشمیر سے آنے والے بھی ایسے ہیں جو نہایت سخت خطرناک حالات میں دور دور سے بہت سا پیدل سفر کر کے بسوں وغیرہ کے ذریعہ یہاں پہنچے ہیں اور وہ چند لمحے جو ان کو قادیان میں میسر آئے ہیں ان پر نثار ہیں۔ ان کے قدم زمین پر نہیں ٹکتے۔ فرمایا خود میں نے ان کو وہاں قادیان میں گھومتے پھرتے دیکھا ہے اور مجھے یاد ہے کہ کس طرح ان کے چہروں پر طمانیت تھی! ایسے علاقوں سے بھی لوگ تشریف لائے ہیں جہاں عموماً موسم گرم رہتا ہے یعنی جنوبی ہندوستان سے اور سخت سردی میں معمولی کپڑوں میں آئے ہیں جن کے پاس معمولی سویٹر تک نہیں تھے چادر لپیٹی ہوئی بیٹھے کھیلتے خوشی قادیان کی گلیوں میں پھر رہے تھے وہ کیا محبت ہے جس نے ان کو کھینچا ہے وہ کونسا جذبہ ہے جس نے بڑی طاقت کے ساتھ ان کو دور دور سے محبت کی راہوں کو آسان دکھاتا ہوا کھینچ لایا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق ہی ہے جو درحقیقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اخلاق سے مزین ہو کر اس زمانے کے لئے چمکے تھے۔ یہ وہی شمع ہے جس نے تمام دنیا میں ایک ہنگامہ برپا کر دیا دور دور سے عاشق کسی نور کی تلاش کے لئے نور کے آثار پر نظریں ڈالتے ہوئے مختلف

جگہوں سے اس مرکز میں اکٹھے ہوئے ہیں لیکن ایک اور جگہ بھی ہے جہاں اس وقت لوگ جمع ہیں اور بڑے شوق اور ولولے سے ہمارے اس پروگرام میں شامل ہیں۔ اس جگہ کو ہمیں بھلانا نہیں چاہیئے کیونکہ اس دور میں قربانیوں کے لحاظ سے اس کا ایک بڑا مقام ہے اور وہ ربوہ ہے فرمایا اہل ربوہ کو اگر یہ شکوہ ہو کہ کبھی ان کے نام زیادہ آیا کرتے تھے اور اب کم ہو گئے ہیں تو شاید یہ شکوہ بجا بھی ہو لیکن درحقیقت اب جماعتی ذمہ داریاں اتنی پھیل گئی ہیں اور اتنی بہت سے ملک تذکروں کے محتاج بن گئے ہیں کہ ربوہ کی یاد تو نہیں مٹی مگر اس کا نام بار بار لینا شاید ممکن نہیں رہا لیکن دعاؤں میں تو ربوہ ہمیشہ یاد رہتا ہے کوئی دن ایسا نہیں آتا جب ربوہ سے خطوط نہ ملتے ہوں وہاں کے تکلیف دہ حالات کا تذکرہ نہ ہو کس طرح مولوی وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان سلسلہ کے خلاف کھلا کھلا گند بکتے ہیں اور فضا کو گندہ کرتے ہیں اور کوئی نہیں جو ان کو پکڑے شرافت کے آداب سکھائے اس کے برعکس جب ایک ربوہ کا بسنے والا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ کے عشق کے گیت گاتا ہے تو اس پر ہتک رسول کے مقدمے دائر کر کے اسے پولیس کے تھانوں میں گھسیٹا جاتا ہے بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے جیلوں میں بہت وقت گذارے جو کچھ پاکستان میں ہو رہا ہے اس کا ایک مرکزی کردار ربوہ ادا کر رہا ہے باقی جگہ سب کچھ ہونے کے باوجود پھر کچھ نہ کچھ آزادیاں ہیں مگر ربوہ پہ جیسی پابندیاں ہیں ویسی اور نہ پاکستان میں کہیں ہیں نہ دنیا بھر میں کہیں ہیں۔ یہاں تک کہ چھوٹے بچے جو صبح تہجد کے وقت نمازوں کے جگانے کے لئے درود پڑھتے جا رہے تھے ان کے خلاف بھی مقدمے درج ہوئے پولیس میں گھسیٹا گیا تو ربوہ بھی تو ایک شہر ہے جہاں جوق در جوق لوگ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ وہاں فاصلے تھوڑے ہیں لیکن ہر وقت دشمن کی مخبریوں کا خطرہ ہے یہ خطرہ ہے کہ کسی وقت کوئی مولوی اٹھ

وقفِ جدید کے سالِ نو کا بابرکت اعلان

لندن ۸ جنوری (ایم۔ٹی۔اے) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ جنوری ۱۹۹۵ء میں وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرما دیا ہے۔ اس طرح وقف جدید اب اپنے چالیسویں سال میں داخل ہو چکی ہے خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی روشنی میں مالی قربانی کی اہمیت و برکت کا بھی ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا گزشتہ سال یعنی سال ۱۹۹۴ء میں وقف جدید کل وعدہ دو کروڑ اکتالیس لاکھ روپے تھا جبکہ وصولی دو کروڑ تریسٹھ لاکھ روپے ہوئی۔ دنیا بھر میں پاکستان وقف جدید کے چندے کے اعتبار سے پہلے نمبر پر رہا جبکہ امریکہ دوم جرمنی سوم رہا۔ ہندوستان چھٹے نمبر پر رہا۔ چندہ دہندگان کی تعداد میں اضافہ کے لحاظ سے ... اول رہا۔ ... چندہ کے لحاظ سے سوئٹزرلینڈ کی پہلی پوزیشن رہی۔

حضور انور نے نصیحت فرمائی کہ نومبائعین کو چندہ وقف جدید سے ہی مالی قربانی کا چسکا ڈالیں اسی طرح حضور انور نے فرمایا کہ جس طرح پاکستان ہندوستان اور بنگلہ دیش میں اطفال کے چندوں کا الگ حساب رکھا جاتا ہے اسی طرح تمام دنیا کی جماعتیں آئندہ سے حساب الگ رکھیں حضور نے فرمایا وقف جدید بیرون کا کام اب ان شاء اللہ افریقہ میں شروع کیا جائے گا۔

بقیہ: میں ضرور حصہ لیا کریں۔ خواہ وہ تھوڑا ہی ادا کریں۔ انھیں شروع

کریہ رپورٹ درج کرائے کہ یہ بڑی بھاری پاکستان کے خلاف سازش کرنے کے لئے فلاں ٹیلی ویژن یا ریڈیو سینٹر کے سامنے اکٹھے ہوئے تھے تو دیکھتے دیکھتے پولیس آئے گی اور ان کے خلاف مقدمے کی کارروائی شروع کرے گی تو یہ تلوار جھوٹ اور فتنے کی ہر وقت ان کے سر پر لٹکی رہتی ہے۔ اور ان بھول کے سر پر لٹکی ہے۔ جن سے بڑھ کر سچے پاکستان میں موجود نہیں۔ عجیب کارروائیاں ہیں ربوہ میں اللہ کے فضل سے صحت مند رجحان پھر شروع ہو چکا ہے کہ جب بھی خطبہ یا اہم جلسہ ہو سارے ربوہ کی گلیاں اور بازار بالکل خالی ہو جاتے ہیں اور جس طرح برسات میں شمع کے گرد پروانے اکٹھے ہوتے ہیں اسی طرح سب اہل ربوہ بڑے شوق کے ساتھ ان مراکز کے گرد اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ فرمایا ہم آج اہل ربوہ کو بھی خصوصیت کے ساتھ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے اور اہل پاکستان کو بھی عموماً سندھ اور لاڑکانہ کا پہلے ذکر کر چکا ہوں نہ کراچی بھی اسی طرح مخالف موسم سے بڑی بہادری سے لڑ رہا ہے جہاں تک موسم سے ٹکرا اپنی زندگی کو برقرار رکھنے کا خیال ہے اس سلسلہ میں چوہدری محمد علی صاحب کا ایک شعر مجھے بہت پسند ہے ؎

وہ اک بزرگ شجر لڑ رہا تھا موسم سے
کہ پھول نہ پھل تھے برگ و بار بھی نہ تھا۔

اس شعر کو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر چسپاں کرتا ہوں کیونکہ اس زمانے میں اسلام کو پھر زندہ کرنے کے لئے اسلام کے شجر کو نئی تازگی عطا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام ہی وہ پودا ہیں جن کو خدا نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا اس لئے شجر کی مثال حضرت مسیح موعود علیہ السّلام پر بعینہ صادق آتی ہے وہ کسی دعوی یا جماعت پر صادق نہیں آسکتی لیکن حضورؑ نے جہاں یہ لکھا کہ میں وہ درخت ہوں جسے خدا نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ وہاں اس فیض کو جماعت پر عام بھی کر دیا اور تمام دنیا کی جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم میرے درخت کی سرسبز شاخیں ہو بس یہ وہ شجر ہے جو اس وقت تنہا تھا اور تنہا لڑ رہا تھا پھر اس نے شاخیں نکالیں پھر سب شاخیں اس کے ساتھ جہاد میں شامل ہو گئیں اب وہ درخت دنیا کے مختلف ممالک میں پیوست ہو چکا ہے۔ اور وہ شاخیں زمین کی طرف جھکتی ہیں شفقت نرمی اور رحمت کے ساتھ اور پھر ان میں سے بھی نئی جڑیں زمین میں پیوست ہو کر اور بہت سے شجر مختلف ملکوں میں اگا رہی ہیں پس یہ سارے شجر آج موسم سے لڑ رہے ہیں اس لئے نہیں کہ محض ان کی بقا کا سوال ہے یہ درخت دنیا کی بقا کی خاطر لڑ رہے ہیں دنیا کو زندگی بخشنے کے لئے لڑ رہے ہیں اس لئے لڑ رہے ہیں کہ اگر دنیا سے یہ سایہ اٹھ گیا تو پھر اور کوئی سایہ نہیں رہے گا۔ اور مادہ پرستی سے روحانی بھوک پیاس سے بچانے کے لئے آج یہی شجر ہے جو روحانی اور آسمانی پرندوں کی آماجگاہ ہے اگر یہ نہ رہے تو پھر اور کچھ بھی نہیں۔ فرمایا پس اس پہلو سے جو عالمی جہاد دعوۃ الی اللہ کا تمام دنیا میں جاری ہے یہ اس کی روح اور فلسفہ ہے جسے ہمیشہ ہمیں سمجھنا چاہیئے کہ ہم اپنی بقا کے لئے نہیں بلکہ دنیا کی بقا کے لئے لڑ رہے ہیں یہ وہ پانی ہے جو آسمان سے وقت پر اترا ہے وہ شجر ہے جو خدا کے ہاتھ نے زمین پر خود گاڑھا ہے۔ اور خود اس کی نشوونما کا ذمہ دار ہے۔ اور مخالف حالات کے باوجود یہ شجر پھولتا پھلتا اور پھیلتا جا رہا ہے۔ اس لئے کہ دنیا کو از سر نو زندگی بخشے اس لئے کہ اسلام کو از سر نو اس پہلی شان کے ساتھ دوبارہ دنیا میں نافذ کرنے کی کوشش کرے۔ یہ دعوت الی اللہ کا پروگرام ہے اس میں ہرگز محض تعداد مقصود نہیں کیونکہ تعداد کی اپنی ذات میں کچھ بھی حیثیت نہیں۔ قرآن کریم نے اسے نہایت حقیر تصور کے طور پر پیش کیا ہے ان قوموں کو جو فخر کرتی ہیں کہ ہمارے اموال بہت ہیں ہماری تعداد بہت ہے ان کو دنیا کے کیڑوں کے طور پر پیش کیا ہے۔

ایک پہلو سے تعداد کے بڑھنے پہ استحسان اور رضا کی نظر ڈالی ہے یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کی خاطر تھوڑے ہو جاتے ہیں اکثریتوں سے اکر اقلیتوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں پھر خدا ان کی تعداد بڑھانے کا فیصلہ فرماتا ہے۔ فرمایا پس جب ہم پھیلنے کی اور تعداد کی بات کرتے ہیں تو دنیا کے نقطۂ نظر سے کثرت اموال اور اولاد پہ ہمارا کوئی فخر نہیں لیکن قرآن کی زبان میں جو ہم اذکر پڑھتے ہیں تو اس کے احساس میں بھی ایک روحانی لذت محسوس ہوتی ہے کہ ہم اپنی مرضی سے

تھوڑے ہوئے تھے جب بھی خدا کا نبی دنیا میں آتا ہے تو دنیا کی معزز بھاری تعدادوں میں سے اکا دکا لوگ اقلیت بنتے ہوئے اس نبی کے گرد اکٹھے ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ بڑی سرداریاں اور جتھوں کو چھوڑ کر آتے ہیں اور ان کے بدلے خدا کے مقدس نبی کی چاکری کو فضیلت دیتے ہیں اور اس کے در کے بھکاری بننے کو ہزار بادشاہتوں سے بہتر سمجھتے ہیں فرمایا وہ لوگ جو تعداد تھوڑی کر کے اقلیت اختیار کرتے ہیں ان پر الزام لگایا ہی نہیں جا سکتا کہ وہ نفری پر فخر کرتے ہیں فرمایا وہ غیض و غضب جو ان قلیل لوگوں کو دیکھ کر بعض دلوں میں پیدا ہوتا ہے محض اس لئے کہ خدا کی خاطر یہ لوگ تھوڑے ہو گئے ہیں اور یہ عزم کئے ہوئے ہیں کہ اکثریتوں کو اقلیتوں میں تبدیل کر دیں گے اور اس اقلیت کو اکثریت میں بدل دیں گے۔

فرمایا خدا کی خاطر جو اقلیت بنتے ہیں خدا ان کو ضرور غالب کرتا ہے فرمایا پس یہ تھوڑے سے لوگ جو قادیان میں نظر آ رہے ہیں یا چند محصور لوگ جو پاکستان میں محصور ہیں اور ربوہ کے شہر میں بس رہے ہیں۔ ان کی بے کسیوں اور بے چارگیوں کو نہ دیکھیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اے دنیا والو یہی ہیں جو غالب آنے والے ہیں وہ دن دور نہیں یہ اقلیتیں اکثریتوں میں تبدیل کر دی جائیں گی اور تمہاری اکثریتیں معمولی اقلیتوں میں تبدیل کر دی جائیں گی یہ دور شروع ہو چکا ہے اس کے آثار اور دن بدن نمایاں ہو رہے ہیں جو بس چلتا ہے کر دیکھو جو زور لگا سکتے ہو لگا لو خدا کی اس تقدیر کو تم بدل نہیں سکتے کہ خدا اور اس کے بھیجے ہوؤں نے ضرور غالب آنا ہے فرمایا پس میں کچھ عرصہ سے جماعت کو دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلا رہا ہوں یہ دور وہ ہے جس میں اس بزرگ شجر نے بہت کونپلیں نکالنی ہیں بہت نشوونما پانی ہے دنیا پر اس کے سائے وسیع تر ہوتے جائیں گے اس دور میں جو محنت کرنی ہے اس پر کر لو تم ہی وہ زراع ہو جن کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے کہ دور آخر میں ایسے زمیندار پیدا ہوں گے جن کی آنکھوں کے سامنے ان کے دیکھتے دیکھتے ان کی محنت کی کھیتیاں رنگ لائیں گی اور وہ روئیدگی جسے دشمن پاؤں میں روندنا چاہے گا دیکھتے دیکھتے تناور درخت میں تبدیل ہو جائیگی۔

فرمایا دعوت الی اللہ کے لئے جتنی محنت درکار ہے ابھی جماعت میں ابھی محنت کے درجے میں کچھ کمی ہے اور بہت سی گنجائش باقی ہے اور کثرت سے ایسے لوگ ہیں جو دیکھ رہے ہیں اور ان قربانی کرنے والوں کے پھلوں سے لذت تو پا رہے ہیں لیکن اس محنت میں شریک نہیں ہو رہے۔

دعوت الی اللہ کے میدان میں خدا کے وہ پیدا کردہ کاشتکار جو اس جماعت میں تم ہو تمہیں بھی زیادہ سے زیادہ ان کاموں میں ہاتھ بٹانے ضروری ہیں اب یہ وقت نہیں ہے کہ کچھ تو کام کریں کچھ سیریں کرتے ہوئے ان کام کے نظاروں سے لطف اٹھائیں اب تو سب کو زیادہ لطف اٹھانے ہیں اور اپنی محنت کو پھولتے پھلتے دیکھ کر اس رشتے سے لطف اٹھانا ہے جو ایک خالق کو اپنی مخلوق سے ہے۔ اس پہلو سے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جب حضرت مسیح موعودؑ اکیلے تھے۔ جب یہ درخت تنہا تھا اس کیفیت سے دن رات دعوت الی اللہ کا کام کیا ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں کہ جب حضور کی کتابیں رات دن چھپتیں تو آپ کئی کئی راتیں بالکل نہیں سوتے تھے۔ فرمایا آج مماثلتوں کے دن ہیں وہ جلسہ جو سو سال پہلے مسجد اقصیٰ میں ہوا تھا آج مسجد اقصیٰ میں ہو رہا ہے اور مسجد اقصیٰ ہی میں اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ فرمایا یہ مماثلت کی بات جو میں نے کی تھی محض حیلے کے طور پر نہیں کی تھی بلکہ ایک مقصد کے پیش نظر کی تھی جب خدا بعض مماثلتیں دکھاتا ہے تو کچھ اور مماثلتوں کی یاد بھی زندہ ہو جاتی ہے اور ذہن ان کی طرف خود منتقل ہو جاتا ہے۔ اور یہ وہ عظیم تر مماثلتیں ہیں جن کی طرف میں آج آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں جس طرح حضورؑ نے دن رات دعوت الی اللہ کے لئے محنت کی ہے اب وہ دن آ گئے ہیں کہ جماعت میں سے چند نہیں بلکہ جہاں تک ممکن ہو سب بڑے اور چھوٹے مرد اور عورتیں تمام تر اس معاملے میں اپنی ذات کو اس طرح جھونک دیں کہ یہ مقصد اول ہو جائے اور دنیا میں زندہ رہنا اور دنیا کی ضرورتیں پوری کرنا یہ ثانوی مقصد ہو اول مقصد نہ رہے ازاں بعد حضور نے حضرت مسیح موعودؑ کے دعوت الی اللہ کے انہماک

کے سلسلہ میں بعض اور واقعات پیش فرمائے۔ اور فرمایا اس بات کو نہ بھولیں کہ جب حضور فرماتے ہیں کہ اے میرے درخت وجود کی سر سبز شاخو تو! کوئی ایسا مظاہرہ نہیں جو ایک مصنف کسی اچھی عبارت سے کرتا ہے فصاحت و بلاغت کا بیان نہیں اس کے سوا حقیقت کوئی نہیں حضور ہی کے وجود کا درخت ہے جسے برکت مل رہی ہے اور ہم اس کی شاخیں ہیں اور توقع یہ ہے کہ سرسبز رہو اور خشک ٹہنیاں نہ بننا جو کاٹی جاؤ گی کیونکہ اس درخت پہ خشک ٹہنیاں سجتی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس درخت کی بات کر رہے ہیں جو ہر موسم میں نشو نما پا رہا ہے ایک مسلسل ایسی جدو جہد کا تذکرہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی اور ہمیشہ نئی نئی شاخیں اس وجود میں پھوٹتی ہیں جو پھر ثمر دار بنتی ہیں

فرمایا اس سلسلہ میں میں نے جماعت کو نصیحت کی تھی کہ یہ جو کام شروع کر بیٹھے ہو یہ زندگی بھر کا کام ہے ایسے وجود کی شاخ بن بیٹھے ہو جس کے لئے قرآن فرماتا ہے کہ اس کے لئے کوئی آرام کا دن نہیں اس مقصد کی خاطر یہ جد وجہد کر رہا ہے اس مقصد کی خاطر جسنے ایک عالمی لڑائی مول لے رکھی ہے اس جہاں سے مقابلہ کر رہا ہے اس کا مقدر ہے کہ اس کے پھول اور پھل سے ساری دنیا میں از سر نو پھر تازگی ہو تمام دنیا کی بہاریں اس ایک درخت کی بہار پر منحصر ہو چکی ہیں۔

فرمایا پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کو سمجھیں جس کا آپ ایک حصّہ ہیں۔ کس طرح آپ نے اپنی تمام طاقتیں بلا مبالغہ اس راہ میں جھونک دی ہیں اس طرح ہمیں اور بھی داعی الی اللہ پیدا کرنے ہونگے اور ان کی تعداد کو بڑھانا ہو گا جن سے پھر دعوت الی اللہ کرنے والی شاخیں پھوٹیں

فرمایا پس یہ بھی اندازہ کریں کہ ہم نے جو کام کرنے ہیں اسکی مثالیں قرآن میں اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں میں بھی شجر طیبہ کے طور پر دی گئی ہیں۔ پس ہم کام وہ شروع کر بیٹھے ہیں جو ہیں ہی محنتوں والے لیکن وہ آنکھیں بھی پیدا کریں کہ جو ایسی لذت پیدا کرتی ہے جس کے مقابلہ پہ ساری محنتیں ہیچ ہوتی ہیں

فرمایا کہ اب کھوئی ہوئی زمین واپس لینے کا وقت نہیں بلکہ نئی زمین کثرت کے ساتھ بڑھانے کا دور آچکا ہے۔ آج ہم مشاہدہ کر رہے ہیں کہ مخالفین کی زمین چاروں طرف کم ہوتی جا رہی ہے اب تیزی کے ساتھ دنیا میں مخالفین کے کنارے کٹتے ہوئے ہم دیکھ رہے ہیں۔

فرمایا خدا کے اس فضل کو دیکھتے ہوئے اس کا حق ادا کرنے کی خاطر اپنی محنتوں کے معیار کو بلند کرتے رہیں خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے صلحاء امت اور عظیم المرتبہ بزرگان دین کے تائیدی اقوال و رؤیا اور پیشگوئی کی روشنی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی تفصیل بیان کی۔ بالخصوص حضرت غلام فرید صاحب چاچڑاں والے حضرت گلاب شاہ اور حضرت مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کا ذکر فرمایا۔

آخر پر حضور انور نے مناظرہ کو تمبور کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ امت محمدیہ کے مسائل کا اصل حل تو مسیح کے نازل ہونے میں ہے اور ان کے ذریعہ مسلمانوں کو عالمی غلبہ نصیب ہو گا اس صدی کے گزرنے میں چند سال باقی ہیں میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ تم سب مل کر اگر کسی طرح مسیح کو اتار دو صدی سے پہلے پہلے تو تم میں سے ہر ایک کو کروڑ روپیہ دوں گا. سب مولویوں کو دوبارہ چیلنج دیتا ہوں جو یہ دعویٰ کر دے کہ میری کوشش سے اترا ہے میں بغیر بحث کئے اس کی بات مان جاؤں گا اور ایک ایک کروڑ کی تھیلی ہر ایک کو پہنچائی جائے گی

فرمایا ہر مولوی دنیا کے پردے پر جہاں کہیں ہو ہندوستان کا تو خاص طور پر پیش نظر ہے مسیح کو اتار دے آسمان سے جو چاہے کر کے فرمایا پھر خیال آیا کہ مسیح تو بہت پاک وجود ہے اسے کہاں سے اتار سکتے ہیں دجال کے گدھے کو ہی پیدا کر دے۔ اگر صدی کے ختم ہونے سے پہلے دجال کا گدھا ہی بنا کے دکھا دو جس کے آئے بغیر مسیح نے نہیں آنا تو پھر ایک ایک کروڑ روپیہ ہر مولوی کو ملے گا اور یہ دعویٰ میرا آج بھی قائم ہے اب تو اس قسم کے چیلنجوں کے وقت آگئے ہیں مسیح کو اتارو اور جھگڑا ختم کرو میں اور میری ساری جماعت پہلے ہی مسیح کو مانے ہوئے ہے ایک اور مسیح کو ماننے میں کیا حرج ہے۔

فرمایا آنے والا تو آچکا ہے اب کوئی نہیں آئے گا۔ اب دلیلوں کے وقت نہیں رہے بلکہ ایسے آسمانی نشانات کے وقت ہیں جو متقیوں پر الہام اور کشوف کی صورت میں اتریں گے

فرمایا یہ چیلنج ہے جو ہندوستان کے اس مناظرے سے میرے دل میں پیدا ہوا اور میں اسے پاکستان کے مولویوں پہ اور ان بڑے بڑے دعوے داروں پر جو مسیح کے مردے کو زندہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یہ کہتا ہوں شوق سے کرو اس کو آسمان سے اتار کر دکھاؤ جماعت احمدیہ کے خزانے ختم نہیں ہوں گے اور تمہیں کروڑ کروڑ کی تھیلیاں عطا کرتے جائیں گے مگر تمہارے نصیب میں آسمان سے ایک کوڑی کا بھی فیض نہیں

فرمایا وہ دن دور نہیں جب خدا کے آسمان کے فیصلے زمین پر جاری و ساری تقدیر کے طور پر جاری ہوں گے اور سب دنیا کو دکھائی دیں گے

فرمایا اب میں قادیان کے درویشوں سے بالخصوص اور ان سب مہمانوں سے جو وہاں پہنچے ہیں اور قادیان اور گردو نواح کی سکھ آبادی سے اور ان شریف النفس ہندوؤں سے بھی جنہوں نے ہمیشہ حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں سے عزت و محبت کا سلوک فرمایا ہے اور ان کا تعلق دن بدن جماعت سے بڑھتا جاتا ہے۔

ان سب پاک لوگوں کو جو دل میں پاک ہیں اور خدا کے لئے سچی محبت یا کچھ نہ کچھ محبت کا شائبہ رکھتے ہیں سب کو میں اپنی طرف سے اور عالمگیر جماعت احمدیہ کی طرف سے سلام کا تحفہ بھیجتا ہوں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کی سعادت کو اور بڑھائے اور بالآخر حضرت مسیح موعود کے اس شعر کے مصداق بن کر آپ کی صداقت کے گواہوں میں شامل ہو جائیں کہ ؎

جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار۔

آخر پر حضور نے دعا کرائی۔

بقیہ صفحہ ۱۲:- ● امریکہ کے رشید اعظم صاحب شریک جلسہ ہوئے جو مجلس انصار اللہ امریکہ کے رسالہ النخل کے ایڈیٹر اور ماہر نفسیات ہیں۔

● ـ نیوزی لینڈ سے مبارک احمد خاں صاحب تشریف لائے جنہیں اللہ کے فضل سے نیوزی لینڈ میں جماعت کو منتظم کرنے کی توفیق ملی ہے۔ خود وہاں کے ایک کالج میں فزکس کے پروفیسر ہیں انہوں نے بتایا کہ نیوزی لینڈ میں بھی ماہ دسمبر میں جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہے وہ جماعت کے امیر ہیں اور ان کی اہلیہ صدر لجنہ نیوزی لینڈ ہیں۔

● ـ بیت الدعا اور بہشتی مقبرہ میں اسی طرح نماز تہجد کے وقت احباب کی بھیڑ رہی یہ لوگ گریہ وزاری اور دعائیں کرتے ہوئے عجیب منظر پیش کر رہے تھے

● ـ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور حافظ مظفر احمد صاحب اپنے خطابات درسوں اور نماز تہجد کے ذریعہ سامعین کے دلوں کو گرماتے رہے ہیں روحانی گرمی پیدا کرتے رہے فجزاھما اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔

● ـ اس مرتبہ کثرت سے نومبائعین شریک جلسہ ہوئے بالخصوص گوجر برادری کے مردوں اور مستورات نے بہت دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔

● ـ آندھرا پردیش کے ضلع نلگنڈہ سے تشریف لانے والے ایک مہمان نے بتایا کہ ہمارے گاؤں نے حال میں بیعت کی ہے مولوی صاحب ہمیں گمراہ کرنے کے لئے آئے اور انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کا کلمہ کوئی اور کلمہ ہے تو ہمارے صدر جماعت نے مولویوں سے کہا کہ ہمارا اور قادیانیوں کا کلمہ تو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگوں کا کلمہ کوئی اور ہے جو فتنہ و فساد پھیلا رہا ہے اس لئے خیریت اسی میں ہے کہ آپ لوگ یہاں سے تشریف لے جائیں۔

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی غلامی میں تمام عالم کو محمد رسول اللہ کے لئے فتح کرنے کے لئے کھڑا کر دیا ہے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۵ راگست ۱۹۹۷ء مطابق ۵ ر ظہور ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله۔ أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔ الحمد لله رب العٰلمين * الرحمٰن الرحيم * مٰلك يوم الدين * إياك نعبد وإياك نستعين * اهدنا الصراط المستقيم * صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين *

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝
وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ص وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ج وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝
وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ط وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ لا

(سورہ آل عمران: ۱۰۳ تا ۱۰۶)

آج کے دن جو مختلف ممالک میں اجتماعات ہو رہے ہیں یا کل یا پرسوں ہوں گے ان سے متعلق بعض اعلانات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ان سب ممالک کی خواہش ہوتی ہے کہ ہمارا ذکر بھی جمعہ میں چلے اور اس طرح اس عالمی برادری میں سب کو ہمارے لئے بھی دعا کی توفیق ملے۔ ملائشیا کا جلسہ سالانہ اللہ کے فضل کے ساتھ آج ۵ راگست سے شروع ہو رہا ہے تین دن تک جاری رہ کر سات اگست کو اختتام پذیر ہوگا۔ لجنہ اماء اللہ گیانا کا جلسہ سالانہ ۷ راگست بروز اتوار منعقد ہوگا۔ آج ۵ راگست کو مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ نزگڑی ضلع گوجرانوالہ کا تیسرا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مسس ساگا ایسٹ (کینیڈا) کا ایک روزہ سالانہ اجتماع کل ۶ راگست کو منعقد ہو رہا ہے اسی طرح خدام الاحمدیہ مارخم کا سالانہ اجتماع بھی کل منعقد ہوگا۔ مجلس خدام الاحمدیہ ویسٹرن کینیڈا کا دو روزہ سالانہ اجتماع کل ۶ راگست سے شروع ہو رہا ہے۔ اور ۷ راگست بروز اتوار اختتام پذیر ہوگا۔

جلسہ سالانہ یو۔ کے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک غیر معمولی شان کا جلسہ ثابت ہوا۔ اللہ کے فضلوں کو ہم ہمیشہ برستا دیکھتے ہیں لیکن ان فضلوں میں بھی بعض دفعہ اچانک یوں لگتا ہے جیسے غیر معمولی تیزی پیدا ہوگئی ہے۔ اور توقع سے بڑھ کر اللہ کے فضلوں کی برسات ہوتی ہے۔ جلسہ سالانہ جس صورت حال میں اختتام پذیر ہوا اس میں کسی انسانی حکمت اور کسی منصوبہ بندی کا کوئی ادنیٰ سا بھی دخل نہیں تھا۔ لوگوں نے بعد میں مجھ سے پوچھا کہ یہ کیا ہوا میں نے کہا مجھے تو لگتا تھا کہ اچانک بارش شروع ہوگئی ہے حالانکہ بارش پہلے بھی ہو رہی تھی لیکن بعض دفعہ بارشوں میں بھی اس قدر زور پیدا ہو جاتا ہے کہ لگتا ہے اب بارش شروع ہوئی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ نے دشمن کو جماعت احمدیہ کے عالمی اجتماع کا ایک نظارہ دکھاتا تھا اور بتانا تھا کہ اس وقت ایک ہی اُمت واحدہ ہے جو حقیقت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف منسوب ہونے کا حق رکھتی ہے وہ جماعت احمدیہ ہے جو خلافت کے ذریعہ ایک ہاتھ پر اس طرح اکٹھی ہوگئی ہے کہ ایک جسم کے ٹکڑوں کی طرح ساری دنیا کی جماعت بن چکی ہے۔ اور کس طرح بے ساختگی کے ساتھ جگہ جگہ سے بے قرار فون آنے لگے ہمارا بھی ذکر کرو، ہمارا بھی ذکر کرو اور ہمارا بھی ذکر کرو۔ مشرق سے مغرب، شمال سے جنوب، ہر طرف دنیا کے تمام باشندے، مختلف ملکوں سے تعلق رکھنے والے اس عالمی وجود کا ایک حصہ بن چکے تھے۔ حصہ تو تھے لیکن جس شان سے خدا نے ایک وجود کے حصے کے طور پر ان کو دکھایا ہے یہ ایک ایسی کیفیت تھی جس کے لئے نشے کے سوا کوئی لفظ مجھے ملتا نہیں اور دیر تک نشے کی کیفیت رہی۔ میری بیٹی نے مجھ سے پوچھا کہ ابا کیا حال ہے۔ میں نے کہا میں تو اس وقت بتا بھی نہیں سکتا کہ کیا حال ہے۔ اس نے کہا میرا بھی یہی حال ہے لیکن بات یہ ہے کہ اللہ میاں نے اتنی زیادہ خوشیاں ایک دن میں اکٹھی کر دیں کہ ان کے پوری طرح شعور کی طاقت نہیں رہی تھی اس لئے میں نے تو فیصلہ کیا ہے کہ اب باری باری ایک ایک حصے کو سوچ کے سارا دن اسی کے مزے لوں گی اور یہ بات بہت اچھی تھی اور میرے دل کو بھی لگی۔ میں نے بھی یہی سوچا یہی ایک طریق ہے جب بہت زیادہ چیزیں اکٹھی ہو جائیں تو انسان پھر بعد میں تسلی سے مزے لیتا ہے اور یہ تو ایسا دن گذرا ہے اور جلسہ بحیثیت مجموعی اوّل سے آخر تک کہ سارا سال مزے لینے کے لئے سامان اکٹھے ہوگئے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ اگلے سال انشاء اللہ اس سے بھی زیادہ مزے کے سامان پیدا ہوں گے کیونکہ ہر دفعہ جب ہم کوشش کرتے ہیں کہ بہت اچھی باتیں پیدا ہوں ان سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کچھ اور باتیں دکھا دیتا ہے یہ بتانے کے لئے کہ تمہارے صرف ہاتھ لگ رہے ہیں اس قافلے کو حرکت اللہ دے رہا ہے اور تمہارے ہاتھ لگوا دیتا ہے کہ تمہیں بھی محسوس ہو کہ کچھ تمہارا بھی حصہ پڑ گیا۔ اور اللہ کے فضل کے ساتھ اس عالمی برادری کے انعقاد میں جو بنیادی بات کار فرما ہے اس کو بھولنا نہیں چاہیئے اور وہ ہے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی دعائیں اور اللہ کا آپ سے وعدہ۔ پس اگر ہم اس حقیقت کو بھلا دیں اور محض مزے میں پڑے رہیں تو وہ مزہ بالکل بے کار اور بے معنی ہو جائے گا۔ اس مزے کا جس بنیادی حقیقت اور سچائی سے تعلق ہے اس کے واسطے سے مزے لوٹیں تو اور ہی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ کہاں وہ دن چودہ سو سال پہلے عرب میں ایک عظیم معجزہ رونما ہوا یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور یکا و تنہا آپ کو تمام دنیا پر غالب آنے کی خوشخبریاں دی گئیں۔ اس وقت جب آپ یکا و تنہا تھے اور تمام دنیا کی فتوحات کے ذکر اس زمانے میں حیرت انگیز لگتے ہوں گے۔ وہ وجود جو مکے میں بھی اس طرح بدسلوکی کا شکار رہا، ایسی ظالمانہ بدسلوکیوں کا شکار رہا کہ عرب سمجھتے تھے کہ جب چاہو ایک چیونٹی کے مسلنے کی طرح اس شخص کو ہم ہلاک کر سکتے ہیں اور اگر نہیں کرتے تھے تو سمجھتے تھے ہم نے ہاتھ

روکے ہوئے ہیں۔ تو کبھی روایات کی خاطر، قبائلی تعلقات کی خاطر اور کبھی رسم و رواج ہیں پرانے جو چلے آرہے ہیں، وہ یہی سمجھا کرتے تھے کہ ہم نے ہاتھ روکے ہوئے ہیں۔ مگر جب ہاتھ چلانے کا فیصلہ کیا تو دیکھیں خدا نے کیسے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ان کے ہر پھندے سے آزاد فرمایا ان کی ہر سازش کو ناکام بنا دیا۔ ان کا ہاتھ آپؐ تک پہنچتے پہنچتے بھی ایسا بے کار ہو گیا جیسے شل ہو گیا ہو۔ وہ غار ثور کا واقعہ ہمیشہ کے لئے ایک معجزے کے طور پر انسانی تاریخ میں چمکتا رہے گا اور کوئی اس کا عقلی جواز انسان کو سمجھ نہیں آسکتا کہ یہ ہو کیسے گیا ہے اور اگر یہ ہو نہ چکا ہوتا اور تاریخ کا حصہ نہ بن چکا ہوتا تو دنیا کے لوگ کبھی مانتے نہ کہ ایسا واقعہ ممکن ہے۔ یعنی ریگستان میں جہاں دور دراز تک کوئی چھپنے کی جگہ نہیں صحرا کھلا ہوا پڑا ہے جس پر قدموں کے نشان ایک دفعہ پڑ جائیں جب تک آندھیاں نہ آئیں وہ نشانات اسی طرح ثابت رہتے ہیں کوئی چیز ان کو مٹاتی نہیں۔ ایسے ہی ایک خاموش دن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم مدینے کی طرف ہجرت فرما رہے ہیں اور ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے اس پر چڑھ کر غار ثور میں پناہ ڈھونڈتے ہیں اور مشہور کھوج لگانے والے آپ کے دشمنوں کے ساتھ جو تعاقب کر رہے تھے ساتھ ساتھ چلے آ رہے تھے بلکہ راہنمائی کر رہے تھے اور ایسی صورت میں انہوں نے کہا یہ پہاڑی ہے اس پر وہ چڑھے ہیں۔ تو سب اوپر چڑھ گئے وہاں ایک غار کے سوا کوئی چھپنے کی جگہ نہیں تھی۔ غار پر اس طرح کھڑے باتیں کر رہے تھے کہ ان کے پاؤں نیچے سے دکھائی دے رہے تھے اور اس عرصے میں ایک مکڑی نے جالا تن دیا اور کہا جاتا ہے کبوتری نے یا کسی پرندے نے اس پہ انڈا دے دیا۔ یہ چھوٹا سا واقعہ ہوا ہے اور وہ گھر جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ تمام گھروں میں سب سے کمزور گھر ہے یعنی جالا وہ دنیا کے سب گھروں سے زیادہ طاقتور بن گیا جب خدا کا اذن آیا اور دشمن کو توفیق نہ ملی کہ اس نازک ترین گھر کو پار کر کے وہ جو پیچھے پناہ گزین تھا اس کو گزند پہنچا سکے۔ یہ ایک بہت ہی عظیم الشان واقعہ ہوا ہے ایسے شخص سے اس کمزوری کی حالت میں خدا نے وعدے فرمائے اور کچھ وعدے ایسے تھے جو آپؐ کے دیکھتے میں آپؐ کی زندگی میں بڑی شان سے پورے ہوئے۔

(خطبہ کے دوران "غار ثور" کی بجائے "غار حرا" کے الفاظ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ادا ہو گئے تھے۔ اس موقعہ پر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے لکھ کر اس طرف حضور کو توجہ دلائی تو حضور نے فرمایا:)

"میں غار حرا کہہ رہا تھا۔ یہ غار ثور ہے۔ غار حرا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم عبادتیں کیا کرتے تھے وہیں سے نبوت کا آغاز ہوا ہے تو لفظ حرا میرے ذہن پہ اتنا حاوی رہا ہے کہ پہلے بھی میں ایسے کر چکا ہوں غار ثور کی بات بھی کرتا تو منہ سے حرا ہی نکلتا تھا کیونکہ اسلام کا سورج حرا سے طلوع ہوا ہے اور ثور میں عارضی طور پر چھپا تھا جیسے بدلی اس پہ سایہ ڈالے مگر یہ جو وجہ ہے یہ پہلی دفعہ نہیں پہلے بھی کئی دفعہ ہو چکا ہے۔ اس لئے فوری طور پہ چٹ لکھ کے مجھے یہ بتا دیا کریں جب میں ثور کی بات کروں اور حرا کہہ رہا ہوں" اس وضاحت کے بعد حضور نے خطبہ کا مضمون جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

> **اس وقت ایک ہی اُمت واحدہ ہے جو حقیقت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف منسوب ہونے کا حق رکھتی ہے وہ جماعت احمدیہ ہے جو خلافت کے ذریعہ ایک ہاتھ پر اس طرح اکٹھی ہو گئی ہے کہ ایک جسم کے ٹکڑوں کی طرح ساری دنیا کی جماعت بن چکی ہے۔**

بہرحال غار ثور کا واقعہ ہے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے پناہ لے رکھی تھی اور آئندہ بھی آپؐ کی زندگی میں (یعنی آئندہ سے مراد اس وقت سے لے کر آگے تک) ہر کمزوری کی حالت میں آپؐ کو عظیم الشان وعدے دیئے گئے ہیں۔ ایک وقت وہ تھا جبکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم خندق کھودنے میں مصروف تھے اور ایسی کمزوری کی حالت تھی کہ یہ ڈر تھا کہ اگر خندق کی تیاری سے پہلے دشمن آجائے تو مدینے والوں کے دفاع کی کوئی صورت باقی نہیں تھی اور بڑا بھاری دشمن تمام قبائل کا لشکر کشی کر رہا تھا اور قریب سے قریب تر آرہا تھا۔ تمام صحابہ دن رات محنت کر کے خندق کھود رہے تھے لیکن مشکل یہ آپڑی کہ ایک پتھر رستے میں حائل ہو گیا اگر وہ نہ توڑا جاتا تو وہ خندق چل نہیں سکتی تھی۔ جب سب زیادہ سے زیادہ طاقتور اور قوی ہاتھ بے کار ہو گئے اور اس پتھر کو نہ توڑ سکے اس وقت حضرت اقدس محمد رسول اللہ سے درخواست کی گئی کہ یا رسول اللہ آپ اب اس پتھر پر ضرب لگائیں اور اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی کمزوری کا یہ عالم تھا یعنی جسمانی کمزوری کا کہ بھوک کی شدت سے اس وقت صحابہ پیٹ پہ پتھر باندھے پھر رہے تھے۔ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے ذکر کیا کہ یا رسول اللہ یہ تو حالت ہے دیکھو پتھر باندھے ہوئے ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اپنے بطن مبارک سے کپڑا اٹھایا تو دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ یعنی سب سے زیادہ بھوک کی تکلیف حضرت محمد رسول اللہ کو تھی۔

اس وقت جب آپؐ نے اس آلے سے وار کیا ہے جو کدال کہلاتی ہے شاید۔ اس سے جب پتھر پہ ضرب لگائی اس سے ایک چنگارا اٹھا تو حضرت اقدس محمد رسول اللہ نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ پھر ایک اور ضرب لگائی پھر ایک چنگارا اٹھا پھر ایک اور ضرب لگائی پھر ایک اور چنگارا اٹھا اور پتھر دو نیم ہو گیا اور وہ روک جاتی رہی۔ اس وقت صحابہ نے آپؐ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپؐ نعرہ کیوں لگاتے تھے ساتھ جب شعلہ بلند ہوتا تھا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھے اس شعلے میں کبھی یمن کے قلعوں کی چابیاں پکڑائیں کبھی میں ان شعلوں میں مشرق یعنی اہل فارس کی فتوحات دیکھتا تھا کبھی مغرب کی فتوحات دیکھتا تھا۔ تین ایسی خوشخبریاں تھیں جن کا ترتیب کے ساتھ مجھے لفظاً لفظاً ذکر یاد نہیں رہا اس لئے میں اس سے احتراز کر رہا ہوں۔ مگر بنیادی طور پر یہ بات ہے اس انتہائی کمزوری کی حالت میں جب کہ دفاع کے لئے بھوکے خندق کھود رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم قیصر و کسریٰ اور یمن کے قلعوں کی فتوحات کے نظارے دیکھ رہے تھے ایسی حالت میں اگر دشمن آپ کو مجنون کہتا تھا تو ان کے لئے اس کے سوا کوئی لفظ نہیں تھا۔ ایسی باتیں یا مجنون کیا کرتے ہیں یا سب سے زیادہ صادق اور سب سے زیادہ باشعور انسان جو اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ پس ان کی اندھی آنکھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا اصلی مقام تو نہیں دیکھا مگر جو فتویٰ دیا ہے وہ ان دو کے سوا کسی پر لگ نہیں سکتا۔ ایسی حالت میں جو انسان بلند بانگ دعاوی کرے اور یہ کہے کہ میں قیصر و کسریٰ کی فتح کے خواب دیکھ رہا ہوں یا اس کے نظارے مجھے دکھائی دے رہے ہیں یا ان کے محلات کی چابیاں مجھے عطا کی جا رہی ہیں ایسے شخص کو دنیا یا تو پاگل کہے گی یا پھر خدا تعالیٰ کا برگزیدہ چنیدہ، بھیجا ہوا رسول، ایسا نبی جس سے خدا خود پیار کی باتیں کرتا ہے، جسے خود آسمان سے خوشخبریاں عطا کرتا ہے، ان دو انتہاؤں کے بیچ میں اور کوئی مقام نہیں ہے۔ پس انہوں نے تو بہرحال اس بات کی تصدیق کی کہ یہ ناممکن بات ہے پس ان کے مجنون کہنے میں بھی حقیقت میں ایک بہت بڑا اعتراف حق ہے اور آئندہ زمانوں میں کام آنے والا اعتراف حق تھا۔ ایسی صورت تھی کہ دنیا والے کی نظر میں وہ باتیں ناممکن تھیں۔ ایک دیوانے کے خواب سے زیادہ ان باتوں کی کوئی حیثیت نہیں تھی اور ایک ایک بات

اللہ نے ان دنوں کے دیکھتے ہیں ان کی زندگیوں میں پوری کر دکھائی۔

کچھ ایسے وعدے تھے جن کا آخرین سے تعلق تھا اس دور سے تعلق تھا جس دور میں اللہ تعالیٰ نے پھر سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی غلامی میں تمام عالم کو محمد رسول اللہ کے لئے فتح کرنے کے لئے کھڑا کر دیا ہے۔ ہم اُن سے بہت زیادہ عاجز ہیں جو خدا کے عاجز بندے محمد رسول اللہ کے ساتھ تھے۔ ان سے بہت زیادہ کمزور ہیں جو خدا کے کمزور بندے محمد رسول اللہ کے اس وقت ساتھ تھے۔ کیوں؟ ان کی طاقت کے پیمانے اور تھے اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی قوت سے براہ راست فیض پا کر قوی ہوئے تھے۔ ہمارے درمیان چودہ صدیاں حائل ہیں اور اس کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا احسان ہے کہ آپ نے بھی دُعاؤں اور درود کی برکت سے وہ مرتبہ پالیا وہ فیض پالیا کہ آپ کی پرورش میں آنے والے آپ کے پروں اور اس کے سائے تلے پہنچنے والے اور نشو و نما پانے والے وہ آخرین جن کا اوّلین سے چودہ سو سال کا فرق تھا خدا تعالیٰ نے ان کو ایک دوسرے کے ساتھ ملانے کا فیصلہ فرمالیا اور قرآن میں یہ خوشخبری رکھ دی کہ آخرین ایسے ہوں گے جو اوّلین سے ملائے جائیں گے۔ یہ عجیب دور ہے ہم اس خوشخبری کو نہ صرف اپنی ذات میں پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں بلکہ ایک ایسا تاریخ کا حصہ بن گئے ہیں جو تاریخ بنانے والے ہیں تاریخ کا پھل نہیں ہیں۔ ہمارے ذریعے تاریخ بنائی جا رہی ہے اور وہ تاریخ جس کا ہم پھل ہیں وہ محمد رسول اللہؐ نے بنا لی تھی۔ پس آئندہ بھی جو تاریخ ہمارے ذریعے بنے گی وہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ہی کی تاریخ ہے گویا ہمارے واسطے سے اس تاریخ کا ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے۔ یہ وہ حقیقت ہے جس کی طرف میں نے مختصراً اشارہ کیا تھا کہ اس حقیقت کو پیش نظر رکھ کر لطف اندوز ہوں۔ اگر آپ اس حقیقت کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں گے تو تبھی آپ کی کامیابیاں ہیں وہ ساری کامیابیاں ایسی سعادتیں نظر آئیں گی جن کے ہم حقدار نہیں تھے وہ ایسے سہرے نظر آئیں گے جو پہلوں کے سروں پر باندھے جانے کے لائق تھے انہی کے فیض سے انہی کی برکت سے ہمارے نصیبوں میں آئے جب کہ ہم حقیقت میں اس لائق نہیں کہ ان کامیابیوں اور ان سہروں کے حقدار قرار دیئے جائیں۔ یہ وہ حقیقت ہے جو میں نے ہمیشہ اپنی ذات میں محسوس کی ہے ایک ذرہ بھی اس میں مبالغہ نہیں۔ میں اپنے وجود کو، اپنی حقیقت کو جانتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کو جو کچھ بھی فیض مل رہا ہے بلاشبہ ایک ذرہ بھی اس میں شک نہیں نہ آپ آئندہ کبھی کریں کہ اوّلین کی دعاؤں اور برکتوں کا فیض ہے جو آخرین میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے جاری ہوا ہے۔ ہر کامیابی ان کی ہے اور ہمیں ان کامیابیوں میں جو ذریعہ بنایا گیا ہے یہ ہماری سعادت ہے۔ پس سعادت پر شکر گزار ہوں اور حد سے زیادہ شکر گزار بندے بننے کی کوشش کریں۔ حد سے زیادہ کا لفظ غلط ہے، حد سے زیادہ سے مراد میری شاید یہ تھی کہ ہماری حدیں جو چھوٹی چھوٹی حدیں ہیں ان کو پار کرنے کی کوشش کریں۔ شکر اتنا کریں کہ اپنی حدود توڑ دیں تب بھی شکر کا حق ادا نہیں ہو سکے گا۔ اگر اس صورت حال کو اس حقیقت کے ساتھ جیسے میں بیان کر رہا ہوں سمجھ کر پھر خدا کا شکر ادا کریں گے تو آپ کا لطف کچھ اور قسم کا لطف ہو جائے گا۔ یہ تماشہ بینی نہیں رہے گی اگر اس حقیقت کو بھلا دیں گے تو آپ تماشہ بینوں میں شمار ہونے لگیں گے۔ اور یہی ڈر تھا مجھے جو چند دن لاحق رہا اور اسی لئے میں نے فیصلہ کیا تھا کہ جمعہ پہ میں جماعت کو خوب اچھی طرح سمجھا دوں کہ ایسے واقعات جو رونما ہوتے رہے ہیں پہلے بھی اور آئندہ بھی ہوں گے ان کی لذت کو تماشہ بینی کی لذت میں تبدیل نہ ہونے دینا ورنہ بہت بڑے نقصان کا سودا کر رہے ہوں گے۔ اگر یہ ظاہری ہنگامے، یہ شور، یہ ٹیلیفون کے قصے یہ ظاہری صورت میں ہی آپ کو لطف دے رہے ہیں تو یاد رکھیں کہ اس سے بہت زیادہ ہنگامے اور حیرت انگیز جذبات کا زیر و بم، ایسے بیہودہ اور ذلیل گانوں کے تعلق میں بھی دکھائی دیتا ہے جن کی کوئی بھی حیثیت نہیں کوئی بھی حقیقت نہیں۔ دُنیا کے عظیم معاملات سے ان کا دور کا بھی تعلق نہیں۔

"پاپ میوزک" کا آجکل شور ہے "پاپ سنگر" دنیا میں مشہور ہو رہے ہیں ایسے ایسے پاپ سنگر ہیں جن کے گانوں پر بعض دفعہ ایک ایک کروڑ آدمی یا اس سے بھی زیادہ دس دس لاکھ تو ان کی موجودگی میں ان کی سروں پر پاگل ہو جایا ہوتا ہے اور ٹیلی ویژن کے ذریعے کروڑ بلکہ کروڑوں ایسے ہوں گے جو دیکھتے ہیں اور سر دھنتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کو عجیب روحانی سرور حاصل ہوا ہے تو ہم تو ایسے سطحی لوگ نہیں ہو سکتے۔

> جماعت احمدیہ کو جو کچھ بھی فیض مل رہا ہے بلاشبہ ایک ذرہ بھی اس میں شک نہیں کہ اولین کی دُعاؤں اور برکتوں کا فیض ہے جو آخرین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے جاری ہوا ہے۔ ہر کامیابی ان کی ہے اور ہمیں ان کامیابیوں میں جو ذریعہ بنایا گیا ہے یہ ہماری سعادت ہے۔

یہ جو نظارہ تھا یہ ان نظاروں کے مقابل پر جو آپ ایسے پاپ سنگر کی کامیابی کی صورت میں دیکھتے ہیں تو دنیا والوں کی نظر میں کچھ بھی نہیں۔ وہ کہتے ہیں چند ٹیلیفون کالز آگئیں تو کیا فرق پڑ گیا۔ لیکن جس طرح میں آپ کو جس گہرائی کے ساتھ اس کی حقیقت بتا رہا ہوں تو ایک عجیب نظارہ ہے ایسا نظارہ جس نے کل عالم کو ایک ہاتھ پہ اکٹھا کیا ہے اور یہیں پر بس نہیں کی بلکہ اس تمام عالم کو اس اولین کے عالم سے جا ملایا ہے جو چودہ سو سال پہلے ظہور میں آیا تھا۔ دیکھیں کتنی عظمت اس واقعہ کی ایک نئی شان کے ساتھ اُبھرتی ہے اور یہ واقعہ صرف زمانے میں ہی نہیں پھیلتا، موجودہ زمانے میں نہیں پھیلتا بلکہ گذشتہ زمانوں سے پیوست ہو جاتا ہے اور یہ سلسلہ پھر آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پس ہمارا وجود ایک روحانی وجود ہے اور اس کی لذتیں بھی ہمیشہ روحانی رہنی چاہئیں اور روحانی رکھنے کے لئے جد و جہد کی ضرورت پڑے گی ورنہ بسا اوقات ایسی عظیم کامیابیاں آئندہ ہمارے قدم چومنے کے لئے تیار بیٹھی ہیں کہ ہمارے نفسوں کو دھوکے میں ڈال دیں گی ہمارے سروں میں بھی پیدا کر دیں گی، بجائے اس کے کہ خدا کے حضور جھکیں غلط مفہوم اپنی عظمت کے ان سروں میں جا سمائیں گے اور انہیں پاگل کر دیں گے۔ پس اس بات کی فکر کریں اور اپنے گھروں میں بھی جب ان باتوں کی لذتوں کا ذکر کریں تو اللہ کے حوالے سے، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے حوالے سے اور اپنی عاجزی کے حوالے سے ذکر کریں۔ ہر چند کہ ہم حقدار نہیں تھے عجیب اللہ کی شان ہے کہ عظیم وعدے ہمارے ذریعے پورے ہو رہے ہیں اور ہمارے زمانے میں پورے ہو رہے ہیں۔ اس انکسار کی آپ حفاظت کریں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا کا وعدہ ہے کہ تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں۔ اور یہ ایسا وعدہ ہے جو ہمیشہ آپ کی ذات میں پورا ہوتا رہے گا اور یہی ایک حقیقی عجز ہے جو بناوٹی نہیں بلکہ حقیقی ہے۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہے یہ حقیقی عجز ہے اگر اس عجز کی حقیقت کو آپ پہچان جائیں اور جان لیں کہ واقعۃً یہی عالت ہماری ہے کہ ہم کچھ بھی نہیں تو پھر آپ دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل کتنے بڑھ بڑھ کر ہمیشہ آئیں گے اور ہماری عقلوں کو اپنی قوت اور عظمت اور شوکت اور جلال اور جمال کے ساتھ وقتی طور پر گویا ماؤف کر دیا کریں گے۔ بعض دفعہ جب غیر معمولی چمکار ہوتی ہے جلووں کی، تو آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں پھر مزید دیکھنے کی طاقت نہیں رہتی۔ بعض دفعہ دماغ وقتی طور پر غیر معمولی جلال اور شان کے اظہار سے ماؤف ہو جاتے ہیں یعنی ان کے اندر وہ مزید طاقت نہیں رہتی کہ وہ اس بات کو سمجھ سکیں سمٹا سکیں اپنے تھوڑے ظرفوں میں اس کو سما سکیں۔

> اپنی اجتماعیت کی حفاظت کریں ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ رہیں، کوئی ایسی بات نہ کریں جو کسی طرح بھی جماعت کے ایک وجود میں رخنہ پیدا کر سکے۔

پس اس پہلو سے میں اُمید بلکہ یقین رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ انشاء اللہ اپنے تجزیہ کی حفاظت کرتی رہے گی تو خدا تعالیٰ اس پر بے شمار فضل نازل فرماتا رہے گا۔ اسی ضمن میں میں خصوصیت سے آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اگیجے رہیں آپ نے ایک اجتماع کا مرکز دیکھا تھا اور اجتماعیت کا جو نظارہ آپ کے علم میں تھا اگر اس طرح آنکھوں کے سامنے نہیں ہو رہا تھا جب آنکھوں کے سامنے اُبھرا ہے تب آپ کو معلوم ہوا ہے کہ ایک ہاتھ پر ایک مرکز پر اکٹھا ہونا کس کو کہتے ہیں اور کیسا عظیم روحانی لطف اس چیز میں ہے۔ اس لئے آج جو میں نے آپ کے سامنے آیت تلاوت کی ہے اس کا اسی مضمون سے تعلق ہے کہ آپ اپنی اجتماعیت کی حفاظت کریں ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ رہیں، چمٹے رہیں، کوئی ایسی بات نہ کریں جو کسی طرح بھی جماعت کے ایک وجود میں رخنہ پیدا کر سکے۔

لیکن اس سے پہلے میں ایک دو اور ذکر کرنا چاہتا ہوں، جب ٹیلیفون دُنیا بھر سے آ رہے تھے تو کیونکہ لائنیں تھوڑی تھیں اس لئے کامل طور پر وہ لائنیں جام ہو چکی تھیں۔ ربوہ والے بزرگوں نے بڑی حکمت سے کام لیا کہ لمبی بات نہیں کرتے تھے تھوڑا سا ایسی فون رکھتے تھے اور کہتے ہیں جب رکھتے تھے تو گھنٹی بج رہی ہوتی تھی یعنی مسلسل گھنٹی بج رہی ہے اور بعد میں مجھے فونوں پر اور خطوں کے ذریعہ بھی لوگوں کے پیغامات ملے اور اپنی بے کسی اور بے بسی کا اظہار کیا کہ کسی طرح ہم مسلسل فون پر بیٹھے رہے ہیں لیکن کوئی پیش نہیں گئی۔ ایک نے مجھے لکھا ہے کہ اسلام آباد میں جو ایکسچینج ہے اس کے ذریعہ میں نے کوشش کی تو اس نے کہا یہ ہو کیا رہا ہے کیونکہ ہر جگہ سے مجھ پر اتنا دباؤ ہے کہ فوراً ملا دو اور آگے لائنیں جام ہوئی ہوئی ہیں آگے سے اٹھاتا کوئی نہیں۔ مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اس نے کہا چلیں میں اسی کو بتا دوں۔ اس نے اس کو سمجھایا کہ یہ واقعہ ہو رہا ہے اس پر وہ ٹیلیفون والا بھی حیرت میں مبتلا ہو گیا یہ عجیب بات ہے اتنا زیادہ دُنیا سے وہاں فونوں کا دباؤ ہے۔ مگر میں بتانا چاہتا ہوں کہ جن جماعتوں کو توفیق نہیں مل سکی تھی یا جن خاص جماعت کرنے والوں کو توفیق نہیں مل سکی تھی میں ان کے چند نام آپ کو پڑھ کے سُنا دیتا ہوں۔ سب سے پہلے تو ناظر صاحب اعلیٰ ربوہ۔ وہ کہتے ہیں میں آپ کا نام سُنتا تھا بے قرار ہوتا تھا، آدمی مقرر کیا ہوا تھا، مسلسل بیٹھا ہوا تھا وہ، لیکن کچھ پیش نہیں جا رہی تھی فون ہوتا ہی نہیں تھا یا ہوتا تھا تو انگیج ہوتا تھا۔ دوسرے ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کا ربوہ سے بھی پیغام آیا ہے ہمارے منگلا صاحب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا بھی ایسا پیغام ملا ہے۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ حضرت ام متین کا بھی اسی طرح بے قراری کا پیغام ملا ہے۔ جماعت احمدیہ سیرالیون کی طرف سے پیغام ملا ہے کہ ہم تو مسلسل کوشش کر رہے تھے لیکن آپ تک بات نہیں پہنچ پا رہی تھی۔ عطاء اللہ مبشر ریجنل صدر ٹوکیو ریجن جاپان کا ذکر تو آ گیا تھا مگر یہ کہتے ہیں میں اپنے ریجن کی طرف سے بھی کوشش کر رہا تھا۔ جماعت احمدیہ پین اور بورمی سلطنت عمان، ان کا بھی اسی طرح کا اظہار ہے۔ حیدر آباد سندھ کی طرف سے اور فضل عمر ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر صاحب کی طرف سے۔ سید سجاد احمد اور سید طاہر احمد "کوماکی" جاپان سے اور میری بھتیجی عزیزہ امتہ الباسط کی طرف سے بھی فیکس تفصیلی ملی ہے کہ بہت بُرا حال رہا ہم تو فون کر کر کے تھک گئے کوئی پیش نہیں جاتی تھی۔ منصور احمد مبلغ سلسلہ تاشقند۔ ناصر احمد خان صاحب فرانس، سیف الحق صاحب اور ملک لطیف خالد صاحب اوبرہاؤزن جرمنی۔ جرمنی سے تو کئی فون آئے تھے مگر یہ ایک صرف نام لکھا ہوا ہے یہاں۔ محمد رافع قریشی صاحب بلجیم، ملک سجاد احمد صاحب اور رفیعہ احمد صاحبہ کینیڈا۔ اور کینیڈا سے میں نے ملک لال خان صاحب کا نام تو اسی وقت سُنا تھا مگر ان کا مجھے فیکس ملا ہے کہ وہ آپ کو ٹیلی پیتھک رابطہ سے میرا نام ملا ہوگا کیونکہ میرا فون نہیں مل سکا تو ان سے میرا ٹیلی پیتھی چلتی ہے کئی دفعہ ایسا ہوا جب جاپان ہوا کرتے تھے تو ہم نے تجربہ کیا ٹیلی پیتھی کا۔ پرانے زمانے کی بات کر رہا ہوں۔ تو اس وقت ٹیلی پیتھی کے ذریعہ میں ان کو بعض پیغام دیا کرتا تھا ان کی طرف سے بعد میں فون آ کر تصدیق ہو جاتی تھی کہ ہاں آپ نے فلاں وقت مجھے یاد کیا تھا میں کہتا تھا ہاں کیا ہے، تو اسی طرح چلتا تھا۔ تو چنانچہ انہوں نے مذاق میں وہی بات لکھی ہے کہ میرا فون تو آپ کو نہیں ملا پھر آپ نے جو ذکر کیا وہ ٹیلی پیتھک فون ملا ہوگا۔ شیخ الطاف الرحمٰن صاحب سویڈن۔ زیڈ اے یونس صاحب انڈونیشیا۔ رفیع جنرل سیکرٹری صاحب نیویارک جماعت۔ اور راشدہ فیضی صاحبہ یہ تار تھ کیرولینا سے۔ پیغام تو بہت سے ہیں اور اب آتے بھی رہیں گے مگر اب زیادہ ہمارے پاس گنجائش نہیں ہے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

جو سب سے زیادہ لطف اس جلسے پہ آیا ہے وہ اجتماعیت کے ایک ایسے نظارے سے آیا ہے جو آسمان سے اُترا تھا۔ اس میں زمینی کوششوں کا کوئی دخل نہیں تھا اور بتایا جا رہا تھا کہ یہ عالمی جماعت ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ہاتھ پر کل عالم کو اکٹھا کرنے کیلئے بنائی جا رہی ہے۔

تو میں یہ بتا رہا تھا کہ جو سب سے زیادہ لطف اس جلسے پہ آیا ہے وہ اجتماعیت کے ایک ایسے نظارے سے آیا ہے جو آسمان سے اُترا تھا اس میں زمینی کوششوں کا کوئی دخل نہیں تھا اور بتایا جا رہا تھا کہ یہ عالمی جماعت ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ہاتھ پر کل عالم کو اکٹھا کرنے کے لئے بنائی جا رہی ہے۔ اور اس طرح تم ایک وجود بن گئے ہو۔ اس ایک وجود کی حفاظت کی خاطر میں آج آپ کو ان قرآنی آیات کے حوالے سے نصیحت کرتا ہوں جن کی تلاوت میں نے کی ہے (سورہ آل عمران آیات ۱۰۳ تا ۱۰۶) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ کہ اے مومنو! اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جیسا کہ تقویٰ کا حق ہے اور تقویٰ کا حق کیا ہے؟ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ کہ مرنا نہیں ہے سوائے اس کے کہ تم مسلمان ہو۔ اب اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر لحظہ مسلمان رہو۔ کیونکہ موت کا نہ ہمیں علم نہ ہمارا اختیار۔ اور تقویٰ کا حق ادا کرنا اتنا مشکل کام ہے کہ زندگی کا ہر لمحہ جب بھی موت آئے انسان خدا کے حضور مسلمان لکھا ہو۔ پس تقویٰ کی باتیں کرنا آسان ہے، تقویٰ کا حق ادا کرنا بہت مشکل ہے اور اس ضمن میں بھی میں دُعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کروڑوں احمدی ہو جائیں گے عنقریب انشاء اللہ لیکن اب کروڑ ہیں یا کتنے ہیں اللہ بہتر جانتا ہے مگر ان سب کے لئے یہ ناممکن ہے یعنی جو میں حالات دیکھ رہا ہوں بالکل ناممکن دکھائی دیتا ہے کہ ہر شخص ایسی زندگی گزار رہا ہو کہ جس لمحے موت آئے اسلام پر موت آئے۔ بڑا مشکل مطالبہ ہے۔ مگر ایک مطالبہ ہم بھی تو کر سکتے ہیں خدا سے اور وہ عجز کا مطالبہ ہے ایک عاجزانہ مطالبہ ہے اور وہ یہ ہے کہ موت دینا تیرے قبضے میں ہے۔ مرنا ہمارے اختیار میں نہیں۔ نہ ہماری زندگی ہمارے اختیار میں نہ ہماری موت اختیار میں۔ تو تو یوں کر۔ ایسا فضل فرما کہ جس حالت میں ہم مسلمان ہوں اسی حالت میں وفات دینا اس کے سوا وفات نہ دینا۔ پس یہ تقویٰ کی شرط عجز کے ساتھ پوری ہوتی دکھائی دیتی ہے اس کے بغیر ناممکن دکھائی دیتی ہے۔ پس اس عاجزی کے ساتھ اگر آپ خدا کے حضور ہمیشہ دُعا کرتے رہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ ہمارے اکثر لمحے ایسے گزر رہے ہیں یا کم لمحے ایسے گزر رہے ہیں جن میں ہم حقیقت میں مسلمان نہیں رہتے۔ تو بہتر جانتا ہے مگر اگر چند لمحے بھی تیرے حضور ایسے آئیں کہ جب ہم تیری نگاہ میں مسلمان ٹھہرتے ہوں تو اے خدا اس وقت ہمیں وفات دینا ہمارے ظلم کے لمحوں میں ہمیں وفات نہ دینا۔

"وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا" یہ اسی "حَقَّ تُقَاتِهِ" کی اگلی تفسیر ہے۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور اکٹھے ہو کر تھامے رکھو وَلَا تَفَرَّقُوا اور ہرگز تفرقہ اختیار نہ کرو۔ اللہ کی رسی کے متعلق میں پہلے بھی وضاحت سے بار بار بیان کر چکا ہوں اصل حبل اللہ تو وحی الٰہی ہے جو کتاب کی صورت میں نازل ہوتی ہے۔ اور پھر یہ وحی الٰہی ہے جس پر نازل ہوتی ہے اس کو مجسم حبل اللہ بنا دیتی ہے۔ پس بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حبل اللہ سے تو قرآن مراد ہے آپ رسول بھی مراد لے لیتے ہیں مگر میں زیادہ بہتر سمجھتا ہوں اس بات کو کہ حقیقت قرآن کو براہ راست ہاتھ مارنا ممکن نہیں ہے جب تک رسول کی وساطت سے جو زندہ قرآن ہے قرآن پر انسان اپنا ہاتھ نہ مارے اور اسے پکڑ نہ لے اور تفصیل قرآن

کی براہ راست تو کسی کو معلوم ہوتی ہی نہیں اور جو براہ راست قرآن کو سمجھنے کی کوشش بھی کرتے ہیں اگر خدا سے فیض یافتہ نہ ہوں تو اسی قرآن سے تفرقے کی باتیں نکال لیتے ہیں بجائے اس کے کہ اکٹھے ہونے کی باتیں سیکھیں۔ پس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی وہ زندہ قرآن ہیں جن پر ہمیشہ مضبوطی سے ہاتھ رہنا چاہیئے یعنی آپ کے قدموں پر یہ ہاتھ ایسے پڑیں کہ پھر کبھی ان سے جدا نہ ہوں اور آپ کی پیروی میں حبل اللہ کی پیروی ہے۔ پس اس پہلو سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت پر نظر رکھنا اور اپنی زندگی کے ہر لمحے پر اس سیرت کو جاری کرنا ہی یہ حَقَّ تُقٰتِہٖ کا مضمون ہے۔ جو پہلی آیت کے مضمون سے براہ راست تعلق رکھتا ہے۔ یعنی کس طرح آپ کو پتہ چلے گا کہ آپ کا ہر لمحہ مسلمان ہے اگر محمد رسول اللہ کی سنت پر ہے تو یقیناً مسلمان ہے اگر اس سیرت سے ہٹ کر ہے تو مسلمان لمحہ نہیں ہے۔ پس ان دو آیتوں میں بظاہر دوری دکھائی دیتی ہے، بے تعلق معلوم ہوتا ہے لیکن ہرگز بے تعلق نہیں بعینہٖ وہی مضمون ہے جو دوسرے رنگ میں بیان ہو رہا ہے۔ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ہ وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ایک ہی مضمون کی دو شکلیں ہیں اور پھر اس کے ساتھ ایک عجیب نصیحت فرمائی کہ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اور اللہ کی نعمت کو یاد رکھنا۔ پس وہ لوگ جو اس بات پر ضد کرتے ہیں کہ نہیں محمد رسول اللہ حبل اللہ نہیں ہیں بلکہ قرآن ہے ان کی جہالت ہے کیونکہ حبل اللہ کی تشریح یہ فرمائی وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ تم اللہ کی نعمت کو یاد کرو اور نعمت رسول ہی ہوا کرتا ہے۔ رسالت ہی نعمت ہے اور قرآن کریم نے انعامات میں سب سے بڑا انعام رسالت کو بیان فرمایا ہے پس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وہ نعمت ہیں جن کو یاد کرنا چاہیئے۔

اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا

جب تم آپس میں پھٹے ہوئے ایک دوسرے کے دشمن تھے ایک دوسرے سے جدا جدا تھے یاد کرو کہ اللہ نے اپنی نعمت کے ذریعے تمہیں ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا ہے۔ میں نے پہلے بھی اس غلط فہمی کو دور کیا تھا کہ بعض دفعہ لوگ کہتے ہیں قرآن کریم میں دوسری جگہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اگر تو چاہتا اور جب کچھ جو زمین میں ہے سب بھی خرچ کر دیتا تب بھی ان کو اکٹھا نہیں کر سکتا تھا یہ تو اللہ ہے جس نے دلوں کو باندھا ہے تو اس آیت کا اس مضمون سے کہیں تضاد تو نہیں جو میں نے ابھی بیان کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ اس میں کوئی بھی تضاد نہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ذاتی طور پر تمام عرب کو اکٹھا کرنے ایک ہاتھ پر جمع کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔ جب اللہ کی نعمت بنے ہیں اور مجسم نعمت بن گئے ہیں تو اس نعمت کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے لوگوں کو اکٹھا کیا ہے پس قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وجود کی صحابہ کو اکٹھا کرنے میں ایک ذریعہ بننے کی نفی نہیں فرمائی بلکہ اس کی توثیق فرمائی ہے جیسا کہ فرمایا کہ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ کہ اے محمد رسول اللہ اگر تو مزاج میں سخت ہوتا اور ان لوگوں سے کسی لحاظ سے بھی بدخلقی سے پیش آتا تو یہ تجھے چھوڑ کر ارد گرد بھاگ جاتے تو اس وقت بھی اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ کا مضمون کیسے صادق آتا۔ پس اللہ ہی ہے جو اکٹھا کرتا ہے مگر کچھ ذریعے اختیار فرماتا ہے اور اکٹھا کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ حضرت محمد رسول اللہ تھے اور اس ذریعے کی روح یہ بیان فرمائی کہ نہایت اعلیٰ خلق کے مالک تھے آپ کے گوشے اپنے صحابہ کے لئے نرم تھے آپ کا پیار اور رحمت تھی جو لوگوں کے دل جیتے رہتے تھے اور آپ کو رؤوف رحیم فرمایا یعنی بالمومنین رؤوف رحیم کہ اتنا زیادہ رحمت کرنے والا اتنا شفقت کا سلوک کرنے والا ہے کہ گویا خدا کی دو صفات اس ذات میں جلوہ گر ہو گئی ہیں اللہ رؤوف ہے تو یہ بھی رؤوف بن گیا ہے اللہ رحیم ہے تو یہ بھی رحیم بن گیا ہے۔

محمد رسول اللہ کی نعمت سے تم جیسے کل بھائی بنائے گئے تھے آج پھر بھائی بنائے گئے ہو لیکن خدا کی قسم اب جو بنائے گئے ہو انشاء اللہ قیامت تک اللہ تعالیٰ تمہیں بنائے رکھے گا۔ اگر تم انکساری کے ساتھ اور خدا تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے زندگیاں بسر کرو گے تو اس نعمت کو کوئی تم سے چھین نہیں سکے گا۔

پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی وساطت کے بغیر خدا تعالیٰ کے قرب کا تصور ایک جاہلانہ تصور ہے، بالکل بے حقیقت تصور ہے۔ اہل قرآن سے بڑھ کر اس دنیا میں کوئی جاہل نہیں ہے جو مسلمان کہلا کر بھی حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بے نیازی کی باتیں کرتے ہیں گویا محمد رسول اللہ تو صرف ایک مشین تھے جن پر قرآن اتر گیا اور اس کے بعد چھٹی ہو گئی۔ اب محض قرآن کافی ہے جس پر ہاتھ ڈال لو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ضرورت نہیں رہی۔ حالانکہ رسول کی اگر ضرورت نہ ہو تو آج کیا ہو گیا۔ آج قرآن وہ نہیں ہے۔ کیا وہی ہم ہیں جو اس زمانے میں ہوا کرتے تھے جب محمد رسول اللہ تھے؟ کیا عالم اسلام کا وہی عالم ہے جو صحابہ کا عالم تھا اور ان کے دل اور ان کی روح کی کیفیات تھیں؟ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ وہ اگر عالم پاک تھا تو یہ خاک کی دنیا ہے اس کو اس عالم پاک سے کوئی بھی نسبت نہیں رہی اور قرآن وہی ہے۔ پس اہل قرآن کو جھوٹا کرنے کے لئے اس سے بڑی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ قرآن تو اسی طرح ہے ایک ذرہ بھی اس میں تبدیلی نہیں ہوئی اور تم اہل قرآن بن کر تمام سعادتیں محض اس کتاب سے محمد رسول اللہ کی وساطت کے بغیر حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہو اور اس کے دعویدار ہو تو کچھ کر کے دکھاؤ وہ کیا تم نے دنیا میں انقلاب برپا کیا ہے۔ وہ صحابہ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ارد گرد پروانوں کی طرح تھے وہ تو تم سے تعداد میں کم تھے اور کمزور تھے انہوں نے تو ساری کائنات کی کایا پلٹ دی تھی۔ تمام ماحول انقلاب کا ماحول بنا دیا تھا تم آج اسی طرح باتیں کرتے ہو قرآن کے ساتھ تعلق کی جھوٹ ہے۔ اور تعلق تو حقیقت میں دماغ سے نہیں دل سے ہوا کرتے ہیں اور دل کے تعلق میں محبت کے تقاضے ہیں جو پورے کرنے پڑتے ہیں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بھی کوئی تعلق فرضی نہیں ہو سکتا جب تک قلبی نہ ہو اور قلبی تعلق ہی ہے جو انسان کی کایا پلٹتا ہے۔ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ میں قلب کی باتیں ہو رہی ہیں دماغ کی باتیں کہاں ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں کہتا کہ تمہیں خوب سمجھا دیا ہم نے اب بات سمجھ لو اور اس پر قائم ہو جاؤ۔ فرماتا ہے ہم نے دلوں کو باندھا ہے ورنہ اچھی بھلی باتیں سمجھ آجاتی ہیں پھر بھی اگر دلوں میں روحانیت نہ ہو زندگی نہ ہو تو وہ باتیں انسان کے کچھ بھی کام نہیں آتیں۔ پس فرمایا اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا تم اللہ کی نعمت کے ذریعے بھائی بھائی بنے ہو۔ اب وہ نعمت جب اٹھی یعنی نبوت کی ساری برکتیں تو نہیں اٹھیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا وجود بنفسہٖ اس دنیا سے اٹھ گیا اس وقت وہی قرآن تھا وہی مسلمان تھے اچانک دیکھا آپ نے کیا واقعہ رونما ہوا۔ کس طرح وہ ٹکڑے ٹکڑے ہیں آپس میں۔ کس طرح ایک قیامت سی برپا ہو گئی۔ سارے عرب میں ہر طرف فتنوں نے سر اٹھا لیے۔ وہ کیا تھا اور کیا نہیں تھا لیکن جو اس مسئلے کو حل کرتا ہے کہ اچانک یہ کیوں تغیر پیدا ہوئے۔ بعض مستشرقین سے جب گفتگو ہوا کرتی تھی پہلے تو وہ میرے سامنے یہ بات طعن کے طور پر رکھتے تھے کہ اسلام نے کیا انقلاب برپا کیا۔ محمد رسول اللہ کی زندگی میں چند دن تک اور بعد میں دیکھو کس طرح فساد برپا ہو گئے تو ان کو میں کہتا تھا کہ تمہیں دیکھنے کی آنکھیں نہیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عظیم مرتبے پر یہ باتیں گواہ ہیں اور اس سے بڑی گواہی اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ عرب جن کا یہ مزاج تھا ان کو کس طرح ایک جان بنا کے رکھ دیا ایک قالب میں تبدیل کر دیا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دل کے ساتھ وہ سارے دل ہم آہنگ ہو گئے تو جب آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نہ رہے تو وہ بات نہ رہی جو آپ کے وجود کے ساتھ وابستہ تھی۔ پس بعض وجود خدا تعالیٰ کی طرف سے بعض برکتوں کے مجسم نمائندہ ہو جایا کرتے ہیں اور نبی خدا کی برکتوں کا سب سے بڑا نمائندہ ہوتا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ایک جسمانی وجود تھا ایک روحانی وجود ہے جیسا کہ حضرت

ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے وصال کے بعد عرض کیا کہ اے میرے آقا خدا تجھ پر دو موتیں اکٹھی نہیں کرے گا۔ پس وہ روحانی وجود زندہ ہے۔ وقتی طور پر جب روحانی اور جسمانی وجود اکٹھے ہوں تو بعض دفعہ جسمانی وجود کے غائب ہونے سے نفسیاتی طور پر انسان دھوکا کھاتا ہے کہ وہ اب ہم میں نہیں رہا اور اس کی وجہ سے بہت سی آزادیاں جو حقیقت میں آزادیاں نہیں بلکہ غلامیاں ہیں یعنی شیطان کی غلامیاں، وہ سر اٹھانے لگتی ہیں اور انسان سمجھتا ہے کہ ایک وجود وقتی طور پر ہم میں نہیں رہا اور ایک نفسیاتی کیفیت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے وصال کے معاً بعد جو سلسلہ شروع ہوا ہے اور وہ خلافت رابعہ کے آخر پر، بدنصیبی سے خلافت کی نعمت کو ہاتھ سے کھونے پر منتج ہوا وہ یہی نفسیاتی کیفیت تھی آنحضور ظاہری طور پر ساتھ رہا کرتے تھے آپ کا روحانی وجود ہمیشہ کے لئے ساتھ رہ رہا تھا ہماد ت پڑ گئی تھی اس روحانی وجود تک اس جسمانی وجود کے واسطے سے پہنچنے کی اور فوری طور پر انسان اس تبدیلی کو محسوس کر کے اس کو ہضم نہیں کر سکا۔ پھر رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے روحانی وجود ہی کو ایک زندہ وجود کے طور پر امت میں ہمیشہ جاری رکھا ہے مگر ان لوگوں کے لئے جو روحانی وجود کو دیکھنے اور اس کو دیکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ ایک فرق پڑا کرتا ہے۔ وجود تو روحانی ہی ہے جسمانی وجود تو اس کا ایک پیکر ہے جس نے اس کو اٹھایا ہوا ہے مگر عام طور پر غبی سے غبی دماغ بھی جسمانی وجود کو دیکھ کر متاثر ہو جاتا ہے اور ذہین انسان ہے جو اس کے اندر کے روحانی وجود پر نظر رکھتا ہے۔ پس جب وقتی طور پر جسمانی وجود کو الگ کیا جائے یوں معلوم ہوتا ہے کھلی چھٹی مل گئی ہے جو چاہو کرتے پھرو۔ یہی کیفیت ہے جو اسلام کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے وصال کے بعد کی ابتدائی تاریخ میں رونما ہوئی اور ہم نے اپنے دور میں اس کو اسی طرح دیکھا ہے۔

> **قرآن کریم نے انعامات میں سب سے بڑا انعام رسالت کو بیان فرمایا ہے پس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم وہ نعمت ہیں جن کو یاد کرنا چاہیئے۔**

جب میں ربوہ سے روانہ ہوا یعنی اس عارضی ہجرت میں تو فوری طور پر ربوہ کے ان لوگوں کا یہی ردعمل تھا جو میرے وہاں رہنے کے رعب کی وجہ سے ٹھیک رہتے تھے اور بعد میں کئی قسم کی شرارتیں شروع کر دیں۔ کئی قسم کے فتنوں نے سر اٹھا لیا لوگ مجھے لکھتے تھے کہ اوہو یہ کیا ہو گیا اب تو آپ آگئے ہیں اور حکومت نے ان لوگوں کو شہ دی ہے منافقوں کی سرپرستی کر رہی ہے۔ پیٹھ ٹھونک رہی ہے اور لگتا ہے کہ سب ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ میں ان کو ہمیشہ یہ لکھتا رہا کہ آپ کو وہم ہے نہیں نکلیں گے ہاتھ سے۔ وقتی طور پر ایک دھوکا ہے ان کا اور پھر صحیح صورتحال پر واپس آجائیں گے اور وہ جو رشتہ بندھے گا وہ دائمی ہے وہ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ وہ ابتلا میں ثابت قدم رہنے والا رشتہ ہے۔ پس جو چند منافقین ہیں چند کمزور ہیں، وہ ٹھیک ہے ہاتھ سے جاتے رہیں گے مگر ان کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کریں۔ ان میں سے بھی بہت سے واپس آئیں گے اور پھر مزاج درست کر کے واپس آئیں گے اور بعد میں پھر یہی کیفیت رونما ہوئی مگر اب تو اللہ تعالیٰ نے اس ظاہری اور روحانی رشتے کو ملا کر عالمی طور پر ٹیلی ویژن کے ذریعے ایک ایسا نیا نظام قائم کر دیا ہے کہ خلافت احمدیہ کو قیامت تک مستحکم کرنے کے لئے یہ سب کچھ کیا گیا ہے۔ اس لئے اب یہ خیال نکال دیں دل سے کہ خلافت رابعہ آگئی اور بعد میں پھر وہی کچھ ہوگا جو پہلے ہو چکا ہے۔ یہ بالکل واضح جھوٹ ہے۔ اگر کوئی یہ غلط امیدیں لگائے بیٹھا ہے تو وہ نامراد رہے گا ان امیدوں کا پھل کبھی نہیں دیکھے گا۔ کیونکہ خلافت رابعہ میں تو اجتماعیت کا آغاز ہوا ہے اختتام کے اعلان نہیں ہو رہے یہ بتایا جا رہا ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو خلافت دی گئی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی حکومت کو قیامت تک جاری کرنے کے لئے دی گئی ہے اور اس لئے یہ وہم دل سے نکال دو کہ خلافت رابعہ آخری دور ہے۔ خلافت رابعہ آئندہ آنے والے حالات کے لئے جو آسمان سے تقدیریں رونما ہو رہی ہیں ان کے لئے ایک پیش خیمہ بن گئی ہے پس نئے باب کا آغاز ہے نہ کہ پرانے دور کے اختتام کا اعلان ہے۔ پس یہ جو آپ نے کیفیتیں دیکھیں اور اس سے لطف اندوز ہوئے ان سب باتوں کو اس سارے پس منظر میں سمجھیں، اس کی کیفیات کو اپنے دلوں میں اپنے خون میں اپنے مزاج میں داخل کر دیں اور ساری زندگی آپ کے سرور کی زندگی بن جائے گی۔ پس وہ خدا کا احسان کہ آپ کو اکٹھا کر دیا آج یہ دوہری صورت میں ظاہر ہوا ہے اور اس آیت کے حوالے سے میں بتاتا ہوں کہ محمد رسول اللہ کی برکت سے ہوا ہے فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ج

> **بعض وجود خدا تعالیٰ کی طرف سے بعض برکتوں کے مجسم نمائندہ ہو جایا کرتے ہیں اور نبی خدا کی برکتوں کا سب سے بڑا نمائندہ ہوتا ہے۔**

محمد رسول اللہ کی نعمت سے تم جیسے کل بھائی بنائے گئے تھے آج پھر بھائی بنائے گئے ہو لیکن خدا کی قسم اب جو بنائے گئے ہو انشاء اللہ قیامت تک اللہ تعالیٰ تمہیں بنائے رکھے گا۔ اگر تم انکساری کے ساتھ اور خدا تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے زندگیاں بسر کرو گے تو اس نعمت کو کوئی تم سے چھین نہیں سکے گا اور یہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں توجہ دلائی گئی ہے۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ اس لئے ہے کہ تم خدا کے شکر گذار بندے بنو وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا۔ تم تو آگ کے کنارے پر کھڑے تھے اللہ نے اس کنارے سے تمہیں بچا لیا۔ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ دیکھو اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے نشانات تم پر کھول کھول کر بیان فرماتا ہے ان کی حقیقتیں بیان فرماتا ہے ان کا فلسفہ تم پر روشن فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ کہ تم میں اب ہمیشہ ایک ایسی امت قائم رہنی چاہیئے يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ جو بھلائیوں کی طرف بلاتی رہے نیکی کی طرف بلائے "وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ" اور معروف چیزوں کا حکم دے وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ اور بری باتوں سے روکتی رہے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ یہی وہ لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں یعنی کامیابیاں حاصل کرنے والے ہیں۔ پس یہ جو اجتماعیت ہے آپ کی اس کی حفاظت کا ایک اور گر آپ کو بتایا گیا۔ پہلا تو یہ کہ اللہ کی نعمت کا ذکر کرتے رہو اور یہ احسان مندی کا ایک اور طریق ہے وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ میں دراصل میں نے جو آپ سے کہا تھا، شکر گذاری کا مضمون اللہ تعالیٰ نے یہیں بیان فرمایا ہے وہ ذکر کے ساتھ وابستہ ہے وہ لوگ جو احسان فراموش ہوتے ہیں وہ احسانات کو بھلا دیا کرتے ہیں اور وہ لوگ جو احسان کو دل میں قبول کرتے ہیں دل پہ گہرا اثر لیتے ہیں وہ احسانات کا ذکر کرتے ہی رہتے ہیں۔ بعض دفعہ ایک چھوٹی سی بات بھی ایک انسان کسی احسان مند انسان کے ساتھ کر دے حسن سلوک کی تو اتنا ذکر کرتا ہے کہ جس سے احسان واقع ہو گیا وہ بے چارہ مصیبت میں پڑ جاتا ہے وہ شرمندگی سے اس کو روکتا ہے خدا کے لئے بس کرو کچھ بھی نہیں چھوٹی سی بات تھی مگر وہ چھوڑتا ہی نہیں تو اتنا بڑا احسان یعنی محمد رسول اللہ ان کے ذکر کو کیسے چھوڑو گے۔ پس ذکر میں احساس شکر داخل ہے کثرت کے ساتھ اس احسان کا ذکر کیا کرو تاکہ تم شکر گذار بندے بنو۔ اور اگر شکر گذار بندے بنو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر بکثرت اور احسان فرمائے گا اور دوسرا ایک ذریعہ اس نیکی کی حفاظت کا یہ بیان فرمایا ہے وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ تم میں ہمیشہ کچھ لوگ اس بات پر وقف رہنے چاہئیں جو بھلائی کی طرف بلاتے رہیں کوئی مانے نہ مانے کوئی اثر قبول کرے یا نہ کرے بلاتے ہی رہیں وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ اچھی باتوں کا حکم دیں یعنی "یامر" سے مراد جبر کا حکم نہیں ہے بلکہ تاکیدی نصیحت مراد ہے۔ تاکیدی طور پر اچھی باتوں کی نصیحت کرتے رہیں اور بری باتوں سے روکتے رہیں۔ "وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ"

بھی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہوں گے۔ پس کامیابی کا سہرا قوم کے اس حصے کے سر پر باندھا گیا ہے جو لوگوں کو نیک نصیحت کرتا ہے اور بُری باتوں سے روکتا ہے پس آپ اگر اس کامیابی میں اوّل شریک ہونا چاہتے ہیں وہ کامیابی جو خدا نے آپ کے لئے مقدر فرما دی ہے تو وہ اوّل حصہ بنیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کہ اگر تم نصیحت کرنے والے بنو گے، برائیوں سے روکنے والے بنو گے تو درحقیقت تم کامیاب ہو گے کیونکہ تمہاری وجہ سے قوم ہلاکت سے بچائی جائے گی۔

پھر فرمایا وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ط دیکھو ایسے نہ بن جانا کہ وہ لوگ جو پھٹ گئے آپس میں ایک دوسرے سے جدا جدا ہو گئے اخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ط اور اختلاف کر بیٹھے باوجود اس کے کہ ان کے پاس کھلے کھلے روشن نشان آچکے تھے۔ یہ کون لوگ ہیں؟ اولین کے بعد آنے والے لوگ ہیں اور یہاں براہ راست وہ آخرین مخاطب ہیں جن کو خدا نے دوبارہ محمد رسول اللہؐ کی نعمت کے ذریعے ایک ہاتھ پر اکٹھا فرمایا ہے۔ اس مضمون کی ترتیب کو دیکھیں کیسی واضح ہے فرمایا دیکھو تمہیں ہم نے دوبارہ اکٹھا کیا ہے اسی ایک رسول کے ہاتھ پر دوبارہ اکٹھا کیا ہے اسی کی نعمت کے طفیل اسی کے احسان کے تابع تم اکٹھے ہوئے ہو اب پھر وہ حرکت نہ کرنا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے وصال کے کچھ عرصے کے بعد ظاہر ہوئی اور قوم پھٹ گئی اور مختلف فرقوں میں تبدیل ہو گئی اور ان کے دل بھی جدا جدا ہو گئے ان کے دماغ بھی جدا جدا ہو گئے فرمایا اگر تم ایسا کرو گے تو یاد رکھنا یہ وہ لوگ ہیں لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ان کے لئے بہت بڑا عذاب مقدر ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں اس نئے دور کے فیض کو اپنے وجودوں میں ہمیشہ زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے جو دراصل پُرانے دور ہی کا ایک فیض ہے جو نئے پیمانوں میں آیا ہے۔ کہتے ہیں پُرانی شراب نئی بوتلوں میں۔ یہ شراب طہور وہی ہے جو محمد رسول اللہ کو عطا ہوئی تھی یہ فضلوں کی وہی بارش ہے جو آپ پر برسی تھی ہاں نئے پیمانوں میں اب یہ بٹ رہی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اسے اسی طرح پاک و صاف رکھتے ہوئے بغیر کسی ملونی کے تمام دُنیا میں تقسیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خود بھی ہم اس شراب کے نشے میں سرشار رہیں اور دُنیا کو بھی سرشار کرتے چلے جائیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

> **مسیح موعود علیہ السلام کو جو خلافت دی گئی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی حکومت کو قیامت تک جاری کرنے کے لئے دی گئی ہے۔**

جلسہ سالانہ ۱۹۹۴ء کی مختصر جھلکیاں

★ لنڈن سے ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر کیا جانے والا جلسہ محمود ہال لنڈن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں منعقد ہوا۔ حضور انور کالے رنگ کی شیروانی میں ملبوس نہایت خوبصورت سجے سجائے محمود ہال کے اسٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ محمود ہال کو بہت سے بینروں اور خوبصورت عبارتوں سے سجایا گیا تھا۔ پیچھے نیلے رنگ کا پردہ جھلک رہا تھا۔ سٹیج پر حضور کے دائیں طرف نہایت خوبصورت منارۃ المسیح کا ماڈل ناظرین کے لئے بہت جاذب نظر منظر پیش کر رہا تھا۔

★ لنڈن سے افتتاحی اجلاس کی تلاوت لئیق احمد صاحب طاہر نے کی اور ترجمہ بھی پیش کیا۔ بنگلہ دیش کے دو جڑواں بھائیوں مسید صلاح الدین طارق اور سید معین الدین زبیر نے نہایت خوش الحانی سے بنگلہ اور اُردو کے ملے جُلے معصوم لہجے میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سے

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

پیش کیا۔ اختتامی اجلاس کی تلاوت جناب حلمی الشافعی صاحب نے کی اُردو ترجمہ مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے پیش کیا نظم مولانا فہیم احمد مشتاق صاحب نے پیش کی پہلا مصرعہ تھا ع

خوشا نصیب کہ تم قادیاں میں رہتے ہو

★ حضور انور کا افتتاحی خطاب ہندوستانی وقت کے مطابق ۲ بجے شام شروع ہوا۔ اور ۵-۳۰ پر ختم ہوا۔ اختتامی خطاب ۳-۳۰ پر شروع ہوا ۵-۲۵ پر ختم ہوا۔

★ دورانِ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر آتے ہی چہرہ مبارک پر رقت طاری ہو جاتی اور آنکھوں میں آنسو تیرتے ہوئے محسوس ہوتے ایسے موقع پر جب بعض دفعہ گلا روندھ جاتا تو حضور قہوہ سے گلا تر فرماتے۔

★ حضور انور نے اس مرتبہ بلا وجہ اور بے وقت نعرے لگانے سے منع فرمایا بعض لوگ جو خاموشی سے تقاریر اور نظموں کا لُطف لینا چاہتے ہیں انہیں اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ چنانچہ اس مرتبہ حضور کے خطابات کے دوران نعرے برائے نام لگائے گئے۔

★ ۲۶ دسمبر کو حضور انور کے خطاب کے وقت جلسہ گاہ قادیان میں ہلکی بارش ہو رہی تھی جو تیز ہوتی جا رہی تھی۔ اُدھر حضور نے اسی روز قادیان سے موصول ہونے والی فیکس پڑھ کر سُنائی کہ قادیان میں بادل ہیں اور منتظمین پریشان ہیں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے تکلیف و پریشانی سے بچائے۔ چنانچہ اُدھر حضور نے یہ الفاظ بیان فرمائے اور ادھر جلسہ گاہ میں اسی وقت بارش تھم گئی اور بعض لوگ جو اُٹھ کر باہر جا رہے تھے واپس آگئے۔

★ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں ۱۸۹۱ء کا جلسہ مسجد اقصیٰ قادیان میں منعقد ہوا تھا اور آج سو سال کے بعد ۱۹۹۱ء کا جلسہ بھی موسم کی خرابی کے باعث مسجد اقصیٰ قادیان میں منعقد ہو رہا ہے۔

★ حضور انور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اللہ کے فضل سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ دُنیا بھر میں بہت مقبول ہو رہا ہے کئی مسلم اور غیر مسلم حکومتوں کی کیبل کمپنیوں نے اس کے پروگرام نشر کرنے کے لئے ہم سے اجازت مانگی ہے۔

★ اس مرتبہ جلسہ سالانہ کی ایک خاص بات یہ بھی رہی کہ جلسہ سے کچھ دن قبل قادیان میں S.T.D فون کا انتظام ہو گیا۔ چنانچہ ٹیلی فون انتظامیہ کی درخواست پر اس کا افتتاح محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں جلسہ کی اطلاعات بذریعہ فیکس بھجوا کر کیا۔

★ مہتہ چوک گوردوارے سے متعلق سکھوں کے مذہبی لیڈر بابا ٹھاکر سنگھ جی ۲۶ دسمبر کو جلسہ کی مبارک باد دینے کے لئے قادیان تشریف لائے حضور انور نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر اُن کا شکریہ ادا کیا اور اُن کے حق میں تعریفی کلمات بیان فرمائے جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ دُنیا بھر میں سُنے گئے۔

★ اس مرتبہ باوجود شدید سردی اور حالات کی خرابی کے کشمیر سے کثیر تعداد میں مہمان آئے یہ مہمان روحانی جوش و جذبہ سے بھرپور اپنے روایتی کشمیری لباس فیرن اور کانگڑی کے ہمراہ قادیان کی مسجدوں۔ بہشتی مقبرہ، بازاروں گلیوں اور قیام گاہوں میں رونق افروز رہے۔ کشمیر میں شدید برفباری کے باعث انہیں جلسہ کے بعد بھی چند یوم تک رُکنا پڑا۔

★ پاکستان سے ایک نابینا حافظ بشیر احمد خان صاحب آف گوجرانوالہ بھی تشریف لائے۔ جو کہ باوجود نابینا ہونے کے پاکستان کی جیلوں میں کلمہ طیبہ کا بیج لگانے کے "جرم" میں قید رہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا عزم ہے کہ وہ اسلام و احمدیت کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔

★ سہارنپور سے تشریف لانے والے ایک مہمان ذاکر خان صاحب نے بتایا کہ دیوبندی مولویوں کی طرف سے ان کو قتل کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔

★ انڈونیشیا سے آنے والے ایک مہمان نے بتایا کہ انڈونیشیا میں ۸۱ جماعتیں اور ۲۰۰ احمدیہ مساجد ہیں گزشتہ سال انڈونیشیا میں دس ہزار افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ یکصد مبلغین و معلمین کرام خدمت اسلام میں مصروف ہیں (باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۵ پر)

تبلیغی و تربیتی مساعی

روٹری کلب کالیکٹ میں تقریر

محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی کالیکٹ میں آمد سے استفادہ کرتے ہوئے مقامی روٹری کلب کے زیر اہتمام ۸ ر اکتوبر ۹۴ء کو شام چھ بجے ایک تقریب منعقد ہوئی کلب کے سب ممبران اور احباب جماعت اس موقعہ پر حاضر تھے۔ موصوف نے علم ہیئت کے بارے میں ایک گھنٹہ تقریر کی بعدہ نصف گھنٹہ سوالوں کے جواب دیئے تمام سامعین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

سورۃ فاتحہ کے ملایالم ترجمہ اور "وفات عیسیٰؑ" کی

رسم اجرائی و سیمینار

۹ ر اکتوبر ۹۴ء کو صبح ۱۰ بجے مسجد احمدیہ سے ملحق گراؤنڈ میں سجائی گئی جلسہ گاہ میں محترم کنجا مو صاحب امیر صوبائی کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد صدر اجلاس نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعدہ خاکسار نے کیرلہ کے مشہور سکالر ڈاکٹر رام چندر کو سورۃ فاتحہ کی تفسیر کا ملایالم ترجمہ دے کر کتاب کی رسم اجرائی کی (یہ ترجمہ حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر (انگریزی) کی سورۃ فاتحہ کی تفسیر ہے جس کا ملایالم ترجمہ مکرم M.E. کویا صاحب ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کیرالہ نے کیا تھا)

ڈاکٹر رام چندر صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ قرآن کریم کے ساتھ میرا ایک خاص لگاؤ ہے اس نے میری زندگی میں علمی اور روحانی میدان میں بہت روشنی ڈالی ہے۔ سورۃ فاتحہ ایک عالمگیر دعا ہے جسے تمام اہل مذاہب اپنا سکتے ہیں آپ نے سورۃ فاتحہ کی آیات کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے اپنشد اور گیتا کے ساتھ مطابقت بیان کی۔

ازاں بعد محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے بھی انگریزی میں سورۃ فاتحہ اور قرآن مجید کی دیگر آیات کی تشریح بیان فرمائی۔ اس موقعہ پر مکرم مولانا محمد ابوالوفا صاحب نے خاکسار کی کتاب وفات عیسیٰ کے تیسرے ایڈیشن کا ایک نسخہ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب نائب امیر کو دے کر رسم اجرائی ادا کی

اس موقعہ پر ایک سیمینار بھی ہوا جس میں مکرم M.E. کویا صاحب مکرم پروفیسر محمد صاحب اور ایک غیر احمدی سکالر محمد عبد اللہ صاحب نے سورۃ فاتحہ پر اپنے مضامین پڑھے۔

(محمد عمر مدراسی مبلغ انچارج کیرلہ)

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا خانپور ملکی میں دسواں سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ خانپور ملکی کا دسواں سالانہ اجتماع ۲۵-۲۶ ستمبر ۹۴ء کو منعقد ہوا قبل ازیں لجنہ و ناصرات کے ورزشی مقابلے بھی کروائے گئے۔

اجتماع کی افتتاحی کارروائی صبح ۱۰ بجے شروع ہوئی جس کی صدارت ذکیہ تسنیم صاحبہ صوبائی صدر لجنہ بہار نے کی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد چھوٹی بچیوں نے بڑے اچھے رنگ میں ترانہ پیش کیا۔ اس موقعہ پر ناصرات کی سالانہ رپورٹ بھی پڑھی گئی صدارتی خطاب اور دعا کے بعد مقابلہ جات کرائے گئے۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرمہ حشمت آراء صاحبہ نائب صدر خانپور ملکی منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ صدر جلسہ کے خطاب کے بعد لجنہ اماء اللہ کے مقابلہ جات منعقد ہوئے

تیسرا اجلاس ۲۶ ستمبر کو صبح ۱۰ بجے منعقد ہوا اجلاس کی صدارت زینت نسرین صاحبہ نے کی اس اجلاس میں ڈیڑھ بجے تک علمی مقابلہ جات ہوتے رہے۔ چوتھا اجلاس خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا اس اجلاس میں مکرم مولوی رشید صاحب نے نصائح کیں تقسیم انعامات کے بعد خاکسار نے ضروری امور پر روشنی ڈالی۔ اجتماع میں ۱۰ غیر احمدی مستورات نے بھی شرکت کی۔

(کوثر ناہید شیریں صدر لجنہ خانپور ملکی)

کلکتہ کی مجالس خدام و اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کلکتہ کا سالانہ اجتماع ۲ ر اکتوبر ۹۴ء کو احمدیہ مسجد میں ہوا اجتماع کے اجلاس کی صدارت مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ نے کی۔ مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس نے اجتماع کی غرض و غایت بیان کی۔ مقابلہ جات میں خدام و اطفال نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ آخر پر حمید کریم صاحب، فیروز الدین صاحب انور منظور عالم صاحب اور مظہر احمد بانی صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا

(حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ)

ناصرات و لجنہ اماء اللہ اڑیسہ کا صوبائی اجتماع

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ صوبہ اڑیسہ کا دسواں سالانہ اجتماع ۲۲ ر ۲۳ اکتوبر ۹۴ء کو کرڈاپلی میں منعقد ہوا۔ اجتماع کے پروگراموں کو بہتر بنانے کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی ایک روز قبل نماز جمعہ میں شرکت کے لئے ۱۷ مجالس سے ۱۹۲ ممبرات تشریف لا چکی تھیں۔ جبکہ قریب کی مجالس سے ۴۰۰ سے زائد ممبرات بھی پہنچیں مقامی ممبرات کو ملا کر ۸۰۰ کے قریب حاضرات اجتماع میں شامل ہوئیں۔ علاوہ ازیں مکرم عبد الباسط صاحب صوبائی امیر مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ انچارج مصلح الدین سعدی صاحب مبلغ مجید نیشنور بھی ہماری درخواست پر اجتماع میں شریک ہوئے اور ہر لحاظ سے تعاون کیا۔ تینوں روز مہمانان کے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ کرڈاپلی نے نہایت خوش اسلوبی سے کیا مہمانان کے استقبال کے لئے گاؤں کے مین دروازہ پر ایک گیٹ سجایا گیا مسجد احمدیہ کے سامنے وسیع مسقف صحن میں جلسہ کا انتظام کیا گیا اور قناطوں کے ذریعہ پردہ کا خصوصی انتظام کیا گیا۔

پہلا روز ٹھیک ۹ بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز خاکسار شیریں باسط صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت کے بعد پرچم کشائی ہوئی اور لجنہ و ناصرات کے عہد دہرائے گئے دعا کے بعد نظم اور بچیوں نے ترانہ پیش کیا۔ صدارتی خطاب کے بعد سالانہ رپورٹ پیش کی گئی۔ ازاں بعد حفظ قرآن اور نظم خوانی لجنہ کے مقابلہ جات ہوئے۔

دوپہر کے کھانے اور نمازوں کے بعد ۱/۲ ۲ بجے دوسرے اجلاس کی کارروائی محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ کیرنگ کی زیر صدارت شروع ہوئی مقابلہ جات کے علاوہ خاکسار نے تربیت اولاد پر تقریر کی

دوسرا روز دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی صدارت مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ پینکال نے کی تلاوت و نظم کے بعد مقابلہ جات ہوئے اجلاس کے آخر پر مکرم مولوی مصلح الدین سعدی صاحب نے حقوق زوجین پر حدیث کا درس دیا۔

دوسرا اجلاس ڈھائی بجے سیدہ امۃ القیوم ناظمہ کی زیر صدارت منعقد ہوا اس اجلاس میں ناصرات کے علمی مقابلہ جات ہوئے

ازاں بعد محترم عبد الباسط خاں صاحب امیر صوبہ اڑیسہ نے اڑیہ زبان میں نصف گھنٹہ خطاب فرمایا اور جماعتی نظام تربیت اور اطاعت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مقابلہ جات کے اختتام پر خاکسار نے ضروری امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انعامات تقسیم کئے۔ آخر پر مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی نے خدا کی حمد و ثنا کرتے ہوئے تمام بہنوں کا شکریہ ادا کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ دو روزہ اجتماع نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

محترم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب انچارج مبلغ نے اجتماع کے موقعہ پر قرآن مجید کے درس دیئے فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مجلس شوریٰ = ۲۲ر اکتوبر کو بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ گاہ میں مجلس شوریٰ خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ پردہ کی رعایت سے محترم صوبائی امیر صاحب اور مبلغین و معلمین کرام نے بھی اپنے قیمتی مشورے دیئے

(شیریں باسط صوبائی صدر لجنہ اڑیسہ)

کرڈاپلی میں اطفال الاحمدیہ کی تربیتی کلاس

کرڈاپلی میں اطفال الاحمدیہ کی پانچ روزہ تربیتی کلاس اکتوبر ۹۴ء میں لگی جس میں ۵ مجالس کے ۳۵ اطفال شریک ہوئے اس سلسلہ میں ۹ر اکتوبر کو بعد نماز ظہر و عصر ایک اجلاس زیر صدارت محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ کرڈاپلی منعقد ہوا تلاوت اور عہد دہرائے جانے کے بعد محترم امیر صاحب صوبہ اڑیسہ نے پرچم کشائی کی اور تنظیم اطفال الاحمدیہ کی غرض و غایت بیان کی ازاں بعد سیکرٹری تعلیم و تربیت مجلس خدام الاحمدیہ اور صدر جماعت احمدیہ کرڈاپلی نے خطاب فرمایا۔

۱۰ تا ۱۳ر اکتوبر ایک کلاس لگائی گئی جس میں مقررہ نصاب پڑھایا گیا جبکہ نماز فجر کے بعد درس کا باقاعدہ انتظام کیا گیا۔ آخری اجلاس محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ کرڈاپلی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مولانا مظفر احمد صاحب فاضل انسپکٹر تحریک جدید قادیان محترم جمو خاں صاحب صدر جماعت پنکال قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ۔ مولانا عبد الحلیم صاحب فاضل اور صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ اس موقعہ پر اطفال کا ایک کھوا جیمنا بھی ہوا۔

(سید فضل نعیم احمدی معلم وقف جدید کرڈاپلی)

لجنہ اماء اللہ کیرالہ کا عظیم الشان دوسرا صوبائی اجتماع

لجنہ اماء اللہ کیرلہ کا دوسرا سالانہ صوبائی اجتماع ۱۲ر ۱۳ر نومبر ۹۴ء کو پینگاڈی میں نہایت شاندار رنگ میں منعقد ہوا

اجتماع کو کامیابی سے منعقد کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر کے مختلف شعبہ جات کے لئے مختلف سکرٹری مقرر کئے گئے۔ اجتماع میں شرکت کے لئے کیرلہ کے طول و عرض کی ۴۰ جماعتوں سے سینکڑوں مستورات پینگاڈی آئی ہوئی تھیں۔ پینگاڈی کی فضا خاص کر احمدیہ روڈ برقعہ پوش مستورات سے پُر اور بہت بارونق نظر آتی رہی

پہلا دن ۱۲ر نومبر کو ۳ بجے خاکسار کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید کے ساتھ اجتماع کا آغاز ہوا۔ محترمہ ڈاکٹر مبارکہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پینگاڈی کی استقبالیہ تقریر کے بعد محترم اے پی کنجامو صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ کیرلہ نے اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ مردوں کے لئے ایک علیحدہ ہال میں انتظام تھا۔ خاکسار نے صدارتی تقریر میں صوبائی سطح پر لجنہ اماء اللہ کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتے ہوئے تبلیغ۔ تعلیم۔ تربیت اور مختلف اصلاحی کاموں میں احمدی مستورات کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اس کے بعد لجنہ اماء اللہ پینگاڈی کی طرف سے شائع شدہ قرآن و حدیث کی بعض دعاؤں کا ترجمہ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ سے یا عین فیض اللہ کے مالایالم ترجمہ کی رسم اجرائی خاکسار نے کی۔

بعدہ محترمہ ڈاکٹر مبارکہ بی بی صاحبہ کی تیار کردہ ایک استقبالیہ نظم نہایت خوش الحانی سے سنائی گئی اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج مبلغ نے عالمی سطح پر لجنہ اماء اللہ کی مختلف سرگرمیوں کی طرف اشارہ کرنے کے بعد قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں عباد الرحمٰن اور اماء اللہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ مکرمہ مبشرہ بیگم صاحبہ (کالیکٹ) کی ہندو مسلم اتحاد کے عنوان پر ایک پرجذب نظم کے بعد مکرمہ کے.پی. ریحانہ صاحبہ (کالیکٹ) یو شہبانہ صاحبہ (پینگاڈی) عارفہ خانم صاحبہ (واتڑا) ایم.سی سنورہ صاحبہ (ویرناکلم) نے علی الترتیب "اسلام میں عورتوں کا مقام" "اسلام اور رواداری" "حضرت محمد صلعم امن عالم کا پیغمبر" اور "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انقلاب عظیم" کے عنوانوں پر تقریریں کیں۔ مکرمہ بیجو جوس صاحبہ جنہیں کیرلہ میں عیسائیت سے احمدیت قبول کرنے کا پہلا شرف حاصل ہوا تھا نے تقریر کرتے ہوئے قبول احمدیت کے بعد اپنے اندر پیدا شدہ عظیم روحانی انقلاب کا نہایت مؤثر انداز میں ذکر کیا۔

اس دوران شری متی ٹیچر (اس علاقہ کی مشہور مقررہ ہیں) اور سسٹر آنسی PH.5 (ترتچور) نے نہایت مؤثر تقریریں کیں۔ ان دونوں خواتین نے اس اجتماع میں شرکت کو اپنی خوش قسمتی قرار دیا لجنہ اماء اللہ کی عظیم سرگرمیوں پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے اس پُر آشوب زمانہ میں عورتوں کی ذمہ داریوں پر اچھے پیرائے میں تقریر کی

دوران جلسہ مکرمہ ڈاکٹر ساجدہ صاحبہ کرناٹک، مکرمہ ایم. وحیدہ ایوبیہ صاحبہ (کالیکٹ) مکرمہ پی. لیلیٰ صاحبہ نے علی الترتیب مالایالم۔ اردو اور عربی نظمیں پڑھ کر سامعات کو محظوظ کیا۔ مکرمہ ایس۔ وی۔ رشیدہ صاحبہ کے اظہار تشکر کے بعد یہ نشست بخیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔ اس جلسہ عام میں خاص تعداد میں غیر احمدی اور غیر مسلم خواتین نے شرکت کی تھی

بعد نماز مغرب و عشاء لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کا الگ الگ کوئز مقابلہ ہوا۔ کھانے کے بعد مضمون نویسی کا مقابلہ ہوا۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل تین مضامین نصف گھنٹہ قبل دیئے گئے تھے۔ اسلام اور رواداری۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ پیشگوئیوں کی روشنی میں اور لجنہ اماء اللہ کے فرائض۔ اس مقابلہ میں ۲۱ بہنوں نے شرکت کی اور بہت اونچے معیار کے مضامین لکھے۔

مجلس شوریٰ رات کو ۱۲ بجے تا ایک بجے مسجد احمدیہ میں تمام لجنات کی صدر صاحبات کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔

دوسرا روز ۱۳ر نومبر ۹۴ء صبح ۴ بجے مکرم مولوی محمد عمر صاحب نے تہجد کی نماز پڑھا کر دوسرے دن کے پروگرام کا آغاز کیا۔ بعد نماز فجر مکرم این کنجی احمد ماسٹر صاحب نے قرآن مجید کے اچھے تلفظ کے ساتھ تلاوت کرنے کے بارے میں علم تجوید کی رو سے بہت مفید کلاس لگائی۔ جزاھم اللہ

صبح ۹ بجے تا ۲ بجے مختلف مقامات میں لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے دونوں گروپوں کے تلاوت قرآن مجید ناظرہ۔ حفظ۔ عربی۔ اردو۔ اور مالایالم نظمیں اردو تقریر۔ فی البدیہہ تقریر۔ اور زبانی تقریر کے مقابلہ جات ہوئے۔ بہنوں اور بچیوں نے ذوق سے حصہ لیا۔

یہ بات بالخصوص قابل ذکر ہے کہ کیرلہ کی ۴۴ لجنات کو ۵ حلقوں میں تقسیم کر کے ہر حلقہ کا الگ اجتماع منعقد کیا گیا اور اجتماعات کے مقابلہ جات میں اول۔ دوم۔ سوم آنے والی بہنوں اور بچیوں کو ہی اس سالانہ اجتماع کے مقابلہ جات میں حصہ لینے کی اجازت دی گئی تھی

اختتامی اجلاس تین بجے مکرمہ ڈاکٹر مبارکہ بی بی صاحبہ کی زیر صدارت شروع ہوا جس میں محمد ابو الوفا صاحب، مولوی محمد فاروق صاحب، مولوی محمد عمر صاحب نے خطاب فرمایا تقسیم انعامات اور اظہار تشکر ہوا اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا

(امۃ الحفیظ صوبائی صدر لجنات کیرلہ)

بقیہ: ۱۰۲واں جلسہ سالانہ صفحہ ۲

مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ۱۹۹۴ء کے جلسہ سالانہ کو ۱۸۹۴ء کے جلسہ سالانہ کے اس لحاظ سے بھی مطابق کر دیا کہ ۱۸۹۴ء کا جلسہ بھی مسجد اقصیٰ میں ہی منعقد ہوا تھا۔ چنانچہ ۲۷ر دسمبر کے پہلے اجلاس کی صدارت محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے کی تلاوت قرآن مجید مکرم عبد الشکور صاحب آف بنگال نے کی ترجمہ مولانا حمید الدین صاحب شمس نے سنایا۔ سید عبد المغنی صاحب آف برہ پورہ بھاگلپور نے نظم سنائی پہلی تقریر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے "سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی عظیم الشان فتح" کے عنوان سے نہایت عالمانہ مدلل اور باحوالہ فرمائی آپ نے فرمایا کہ اپنی تقریر میں جو حوالہ جات آپ پیش فرما رہے ہیں ان کی اصل یا فوٹو کاپی آپ کے پاس موجود ہے۔ کی روشنی میں" کے عنوان پر

دوسری تقریر خاکسار منیر احمد خادم ایڈیٹر بدر نے "عصر حاضر کی برائیاں اور ان سے بچنے کے ذرائع کے عنوان پر کی جبکہ اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حقوق نسواں کے عنوان پر فرمائی۔

۲۷ر دسمبر کا دوسرا اجلاس محترم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگال و آسام کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم رفیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت قرآن مجید کے بعد اردو ترجمہ سنایا۔ مکرم سفیر احمد صاحب شمیم نگران اعلیٰ وقف جدید بیرون صوبہ یو۔پی نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام پرسوز آواز میں سنایا۔

پہلی تقریر محترم سید فضل احمد صاحب صوبائی امیر بہار نے "موجودہ مسلمانوں کے مسائل اور ان کا حل" انگریزی زبان میں کی دوسری تقریر مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج بنگال و آسام نے عقائد احمدیت کے عنوان پر نہایت پُر اثر انداز میں کی۔

۲۸ر دسمبر کے آخری روز کے پہلے اجلاس کی صدارت محترم مولانا دوست محمد شاہد مورخ احمدیت نے کی۔ تلاوت مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ نے کی اور ناصر احمد صاحب ابن شفیق صاحب اور عبد الہادی صاحب نے بصورت کورس نظم سنائی پہلا شعر تھا ؎

ہمارا خلافت پر ایمان ہے
یہ ملت کی تنظیم کی جان ہے۔

پہلی تقریر مولانا محمد عمر صاحب فاضل انچارج مبلغ کیرلہ نے "خلافت کی ضرورت و اہمیت" کے عنوان پر کی دوسری تقریر "اصلاح معاشرہ اسلام اور دیگر مذاہب کی روشنی میں" کے عنوان پر مکرم عنایت اللہ صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے فرمائی۔ تیسری اور آخری تقریر پنجابی زبان میں ہوئی جو مکرم تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ نے "حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے دو عظیم الشان نشان چاند اور سورج گرہن" کے عنوان پر کی یہ تقریر غیر مسلم احباب میں بہت پسند کی گئی۔ اس تقریر کے بعد انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے مبلغ اسلام مکرم احمد سلیمان صاحب نے انڈونیشیا میں جماعت کے حالات اور اپنا تعارف کرایا۔ آخر پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے اختتامی دعا کرائی۔

تیسرے دن کے آخری اجلاس میں ٹھیک ۲ بجے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ قادیان کے لئے اختتامی خطاب، لندن سے براہ راست مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ (اس خطاب کا خلاصہ دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں) اس خطاب سے قبل مکرم غلام نبی صاحب ناظر یاری پورہ کشمیر نے اپنا تازہ کلام سنایا ؎

زباں پر کلمہ ہو توحید کا۔ وہ احمدی ہوگا
محمد کیلئے کافر ہوا۔ وہ احمدی ہوگا۔

پھر مکرم ڈاکٹر سید رشید اعظم صاحب کینیڈا نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ کے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔

نماز تہجد و درس:- جلسہ سالانہ کے ایام میں ۲۳ر تا ۳۰ر دسمبر درج ذیل علماء کرام کو تہجد پڑھانے اور بعد نماز فجر درس دینے کی سعادت نصیب ہوئی مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب۔ مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر۔ مکرم مولانا حافظ مظفر احمد صاحب۔ مکرم مولانا غلام نبی نیاز صاحب۔ مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر۔ مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس۔ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب۔ مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری۔

معزز شخصیات:- جلسہ سے ایک روز قبل ۲۵ر دسمبر کو حکومت ہند کی وزارت خارجہ کے منسٹر آف سٹیٹ جناب آر۔ ایل۔ بھاٹیہ قادیان تشریف لائے اور جلسہ کی مبارکباد دی۔ اسی طرح سکھوں کے مذہبی لیڈر بابا ٹھاکر سنگھ صاحب اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ۲۶ر دسمبر دوپہر کے وقت تشریف لائے اور جلسہ کی مبارکباد دی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے افتتاحی خطاب میں ان ہر دو شخصیات کا جماعت کی طرف سے شکریہ ادا کیا اور ان کے حسن خلق کا ذکر فرمایا۔ ان کے علاوہ صوبائی اور ضلعی سطح کی کئی شخصیات نے جلسہ میں شرکت کی۔

۲۵ر دسمبر کو جناب ترپت راجندر سنگھ جی ایم ایل اے حلقہ قادیان نے ڈیڑھ صد کے قریب بیرونی و مرکزی نمائندگان و مہمانان کی دعوت کی۔ اسی طرح جناب پرتاپ سنگھ باجوہ وزیر صوبائی پبلک ریلیشن پنجاب MINISTER FOR PUBLIC RELATION OF PUNJAB GOVT نے بھی اس تاریخ کو دعوت دی تھی لیکن سابق صدر جمہوریہ ہند گیانی ذیل سنگھ جی کی وفات کے باعث یہ پروگرام ملتوی کرنا پڑا۔ اور موصوف نے مہمانوں کی تواضع کے لئے نقدی کی شکل میں عطیہ لنگر خانہ کو پیش کر دیا۔

پریس اور ٹی۔ وی:- دوردرشن کے علاوہ ۲۰ اخبارات کے نمائندے جلسہ کے موقع پر آئے ان کے علاوہ U-N-I-P-T-I کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔ اخبارات اور ٹی وی نے نہایت عمدہ رنگ میں جلسہ کی رپورٹ دی۔ خاص طور پر پاکستان میں احمدیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کی سخت مذمت کی۔

دفتر تحریک جدید کی طرف سے استقبالیہ:- ۲۸ر دسمبر کے اختتامی اجلاس کے روز تحریک جدید کی طرف سے نیپال بھوٹان اور سکم کے مہمانان کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا گیا جس میں مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد محترم حافظ مظفر احمد صاحب اور دیگر معززین شریک ہوئے۔

انتظامات جلسہ سالانہ:-

الحمد للہ کہ جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات بحسن وخوبی انجام پائے گزشتہ سال کی طرح امسال بھی مکرم چوہدری محمد عارف صاحب افسر جلسہ سالانہ اور مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری افسر جلسہ گاہ تھے ہر دو نے اپنے ذمہ مختلف شعبوں کو ادا کیا۔ اس مرتبہ دو لنگر خانے چلائے گئے ایک کے انچارج مکرم قاری نواب احمد صاحب اور زین الدین صاحب تھے۔ دوسرے کے مکرم محمد نسیم خان صاحب تھے۔ نظامت خدمت خلق چوہدری محمد عارف صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ذمہ تھی امسال مہمان خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ بڑی قیامگاہیں مدرسہ احمدیہ تعلیم الاسلام ہائی سکول تھیں جہاں مرد ٹھہرے تھے اور مستورات نصرت گرلز سکول میں ٹھہری تھیں۔ اسی طرح دار المسیح، مسجد اقصیٰ کے نیچے، گیسٹ ہاؤس دار الانوار اور ایوان خدمت میں بھی مہمان ٹھہرے تھے۔ جہاں مہمان نوازوں نے نہایت عمدہ رنگ میں تواضع کا انتظام کیا تھا۔ ایام جلسہ میں طبی امداد نقل وحمل، آب رسانی وصفائی، روشنی، استقبال، تربیت اور دیگر کئی اور شعبے بھی اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر مامور رہے۔ تمام رضا کاران کا انفرادی طور پر ذکر نہیں کیا جا سکتا۔ مجموعی طور پر سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حضور انور کی دعاؤں کا ثمرہ

خاکسار کی شادی کے بعد ۱۲ سال تک نعمت اولاد سے محروم رہا ہر ممکن علاج کرایا گیا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا پانچ سال سے ڈاکٹری علاج بھی چھوڑ دیا گیا حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرنے پر جواب آیا ان شاء اللہ تعالیٰ آپکو اولاد سے نوازے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور حضور کی دعاؤں کے طفیل ۲ر دسمبر ۱۹۹۴ء کو بیٹی عطا فرمائی جو قبل از ولادت وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ کی صحت وتندرستی درازی عمر اور خادم سلسلہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔
(عبد الرؤف، صوبائی قائد بنگال و آسام)

وہ احمدی ہوگا

یہ نظم جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۲ء کے آخری اجلاس میں پڑھی گئی۔

زبان پر کلمہ ہے توحید کا، وہ احمدی ہوگا
محمدؐ کے لئے کافر ہوا، وہ احمدی ہوگا

خدائے لم یزل سے وعدہ کی روشنی پائی
جو شیدائی ہوا توحید کا، وہ احمدی ہوگا

سروں پر جوتیوں نے جسکے قدموں کو تھاما ہے
اذاں جسکی ہوئی وقت آشنا، وہ احمدی ہوگا

مٹیں جسکی مسجد کلمۂ طیب سے ہے ہر دم
مگر دل سے ہو آیات کا، وہ احمدی ہوگا

کیا سارے جہاں کو نور سے اسلام کے روشن
اذیت میں سکوں پاتا رہا، وہ احمدی ہوگا

گلے کا ہار جس نے کلمۂ حق کو بنایا ہے
اور اس الزام پر قیدی بنا، وہ احمدی ہوگا

ستاروں سے پرے بھی راز فطرت جس نے پائے ہیں
زمانہ جس کا ہے صبر آزما، وہ احمدی ہوگا

تلاوت جس کے گھر میں ہوگی صبح و شام قرآن کی
وہ رونق جس کی ہوگی انتہا، وہ احمدی ہوگا

سلامت تم رہو، روکا گیا ایسی دعا دل سے
مگر دل سے ہے مصروف دعا، وہ احمدی ہوگا

کبھی وہ چاند راتوں کا کبھی سورج وہ صبحوں کا
نظر میں روشنی بن کر چھپا، وہ احمدی ہوگا

بہتر جس کو اپنے دائرے سے دور پھینکے ہیں
اور الّا واحدُ ثابت ہوا، وہ احمدی ہوگا

لہو بن کر عقائد جس کے تلواروں نے تھا ہے
سرخروئی سے سر اونچا کیا، وہ احمدی ہوگا

ہوئی معدوم نفرت اور عداوت جس کے دم سے نیک
محبت کا چمن پھولا پھلا، وہ احمدی ہوگا

وہ صابر ہے بہادر ہے سبب ہے اپنے دشمن کا
سنے گالی مگر دیدے دعا، وہ احمدی ہوگا

خدا مسجود، پیغمبر محمدؐ، رہنما قرآن
یہ حلیہ جس کا ناظر نے لکھا، وہ احمدی ہوگا

(غلام نبی ناظر باری پورہ کشمیر)

بقیہ صفحہ اول افتتاحی خطاب

امید زیادتی ہے کہ جماعت احمدیہ کو نہ پاکستان میں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی اجازت دی جائے اور اگر اجازت لفظاً روکی نہ جائے تو ایسی روکیں رستے میں کھڑی کر دی جائیں کہ کسی شریف آدمی کیلئے ان روکوں کو توڑ کر وہاں جانا مشکل ہو۔

حضور نے اپنے خطاب کے آخر میں تمام دنیا کے احمدیوں، بالخصوص ہندوستان کے احمدیوں کو امن عالم کے قیام کی طرف توجہ دلائی۔

حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ کو خدا نے اس بات کی راہنمائی کی صلاحیت بخشی ہے کیونکہ جماعت کی سوچیں تقویٰ پر مبنی سوچیں ہیں جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تمام عالمی سچائی میں تقویٰ کی برکت سے وہ نور پا چکی ہے جس نور کی روشنی میں تمام اندھیروں کو دور کیا جائے اور اندھیروں کو روشنی میں تبدیل کیا جائے گا۔

حضور نے فرمایا: اہلِ قادیان اور شرکاء جلسہ کو تمام عالمگیر جماعت احمدیہ کی طرف سے محبت بھرا سلام پہنچاتا ہوں۔ اور ان کو یقین دلاتا ہوں کہ تمام عالمگیر جماعت احمدیہ ہندوستان میں قیام امن کی خاطر آپ کی سب کوششوں میں آپ کے ساتھ ہوگی اور جس قسم کی بھی کمی آپ محسوس کریں گے انہیں پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام عالمگیر جماعت آپ کے ساتھ ہے حضور نے فرمایا اس سلسلہ میں تفصیلی ہدایات بعد میں بھجوائی جا سکتی ہیں۔

آخر پر حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات آپ کی کتاب "پیغام صلح" سے پڑھ کر سنائے اور اختتامی دعا کروائی۔

ارشادِ نبوی
اُرْشُدْ وَا اَخَاکُمْ
(اپنے بھائی کو ہدایت کرو)
(متجانب)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بھیؔ

طالبانِ دعا
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶۔ میسنگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم
جیولرز
پروپرائیٹر
سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد
کراچی فون: ۶۲۹۹۴۴۳

روایتی زیورات جدید فیشن کیساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان
PHONE - 04524 -

NEVER BEFORE
THIS COMFORT
THIS DURABILITY
AND SOLIANT
GUARANTEED PRODUCT
Soniky
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
34 A - DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CAL - 1

C.K. ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES.
MANDI NAGAR [illegible]YAMBALAM - 679339,
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

YUBA
QUALITY FOOT WEAR
بانی پولیمرز
کلکتہ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز
43-4028-5137-5206